ماہنامہ سیدھا راستہ

نومبر 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجر پورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امین علمِ لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت نیرِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
قبلہ علامہ مولانا الحاج منیرِ اسلام
منیر احمد یوسفی علیہ الرحمۃ
(ایم۔اے)

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

سرپرستِ اعلیٰ
خادمِ دینِ اسلام
پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مدیر معاون
مفتی محمد آصف یوسفی
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

نظمِ عنایت
مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

حسن ترتیب

نمبر	عنوان	صفحہ
1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	تین کی برکات۔	11
5	میدانِ حشر۔	19
6	نگینہ ریسرچ سنٹر۔	22
7	حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور تقویٰ۔	28
8	معمولاتِ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔	33
9	کیا غوث اعظم کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں؟	37
10	ختم گیارہویں شریف کیا ہے؟	42
11	بارات اور شادی بیاہ کے موقع پر شیطانی حرکات۔	46
12	اظہارِ خیال۔	48

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

ملک	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیر انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ"
480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر
عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

قیمت فی شمارہ
40
روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور
0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حمد تیری ذَات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار

یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار

لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار

میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار

پوری ہوں گی دیدہءِ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایہءِ رَحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار

لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار

رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار

ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار

ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار

اَب کرم کی ڈالیاں زمزمؔ کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

اللہ تبارک وتعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں
اورسب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (حدیث)

مَدحِ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ازقلم: امینِ علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

لے یارھویں والے دا ناں تے ڈُبی ہوئی تر جائیں گی
جے نہ بیعت دا پٹہ گل پایا موت جاہلاں مر جائیں گی

توں مرشد پکڑ وسیلہ رب دے گھر جائیں گی
گیاں وہلیاں وقت وہا توں سِکدی مر جائیں گی

چھڈ غوث پیا دے در نوں توں کیہڑے در جائیں گی
لے یارھویں والے دا ناں تے ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

جو کوئی اُس دے در تے جاوے اُوس توں خالی مول نہ آوے
بیٹھاں قدماں کُل اولیاء ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

جو کوئی غوث دی یارھویں دیوے گھر بیٹھیاں سب نعمت لیوے
ہو جاوے فضلِ خدا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

رَل مِل کے تے سب بہہ جایئے مدح مناقب غوث دے گایئے
دیوے گا رنگ چڑھا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

چوری نوں جد چور اِک آیا غوث الاعظم کرم کمایا
دِتا سی قطب بنا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

شاہِ نقشبند تے غوث سی آئے اسماعیل دے پیر نوں فیض پہنچائے
دِتا سی رنگ چڑھا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

ڈاکواں جنگل وچ گھیرا پایا عجمیاں غوث دا نام تہایا
کھڑاواں مار کے تے لیا سی بچا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

یاراں قدمی رکھ میں واری نزہتہ الخاطر الفاطر چہ قاری
لِکھے عمر بازار تھیں لیا ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

غوثِ پیا نے ہتھ اُٹھائے زور دے نعرے تن لگائے
یوسف بیڑی بنّے لگی سی آ ، نی ڈُبی ہوئی تر جائیں گی

اداریہ

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا آپ کا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

ابتدائے آفرینش سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ حق و باطل باہم برسرِ پیکار ہیں۔ باطل کی نمائندگی کرنے کے لئے بڑے بڑے فرعون' شداد اور نمرود پیدا ہوئے جنہوں نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا۔ لیکن قدرت نے بھی ہر فرعون اور نمرود کے لئے کبھی (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا اور کبھی آگ کو حکم دیا ''اے آگ ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا'' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں اس طرح بیٹھے تھے جیسے کسی باغ میں بیٹھے ہوں۔ اُن کو آنچ تک نہ آئی۔ دَورِ حاضر میں بھی جس کسی نے نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی' وہ یا تو کسی عاشقِ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں واصلِ جہنم ہو چکا ہے یا پھر وہ اپنے آقاؤں کے زیرِ سایہ نہایت اذیت ناک زندگی بسر کر رہے ہیں مثلاً گستاخِ رسول سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین برطانیہ میں زیرِ زمین رہ رہے ہیں۔ ایک مغربی مفکر کا کہنا ہے کہ مَیں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں اور عالمِ کفر بھی اہلِ اِیمان کے اِس جذبہ کو دیکھ کر انگشت بدنداں اور محوِ حیرت ہے کہ ایک مسلمان جو مغرب میں پیدا ہوتا ہے 'مغربی طرزِ زندگی اِختیار کرتا اور مغربی معاشرے کی جملہ خرابیاں بھی اِس میں ہوتی ہیں۔ لیکن جب اِسلام اور (خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ) کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے تو اُس مغربی مسلمان اور ایک پیدائشی سچے مسلمان کے ردِ عمل میں کوئی فرق نہیں ہوتا'' درست کہا' واقعی مسلمانوں کی شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے محبت کے تصور کو مغرب سمجھ ہی نہیں سکتا۔ یہ تو ایک فلسفہ ہے جس کی بنیاد حُبِّ رسول کریم ﷺ ہے۔ حدیث شریف میں ہے ''جب تک یہ لوگ آپ ﷺ سے اپنی اَولاد اور مال و زر سے بڑھ کر محبت نہیں کرتے یہ مسلمان نہیں ہو سکتے'' مومن کی زندگی کا نقطہ آغاز عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا عشق اِیمان کی وہ حساس رگ ہے جو کسی بھی اہلِ اِیمان کو آپ سرکار ﷺ کی عظمت و ناموس پر قربان ہونے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ یہی وہ اِحساس ہے جو ہر مسلمان کے اَندر روح کی گہرائی تک پیوست ہے' یہی جذبہ جب کسی کے دِل میں موجزن ہوتا ہے تو وہ گم نامی سے نکل کر کبھی غازی علم الدین شہید اور کبھی غازی عبدالقیوم اور کبھی عامر عبدالرحمٰن چیمہ بن جاتا ہے۔

اور آج فرانس حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے خاکے شائع کر رہا ہے اور ان کے اس عمل پر شدید احتجاج پوری دُنیا کے مسلمان کر رہے ہیں۔ اور ستم ظریفی کہ جن کے پاس اختیارات ہیں وہ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں اور پارلیمنٹ صرف قرارداد مذمت پیش کر کے سمجھ رہی ہے کہ ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی جب حکومتی ذمہ داری نہ صرف یہ کہ قرارداد مذمت پیش کرے بلکہ تمام فرانس کی پروڈکٹس بَین کر کے اوران کا ویزہ اور ایمبیسی بھی بند کرے اور افواج پاکستان اپنے مزائل کا رخ فرانس کی طرف کر دیں اور مجاہدین اِسلام کی فوج کا سربراہ اپنی ڈیوٹی پوری کرتے ہوئے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیں اور فرانس کو جنگ کی دھمکی دے کہ توہین رسالت ختم کرے ورنہ ہم فرانس کو صفحہ ہستی سے ختم کر دیں گے۔ فوج کے ڈی جی آئی ایس پی آر کا ایک اعلان یورپ کی ساری اکڑ ختم کر دے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اِسلام' ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کی ہمیشہ مسلمان قوم حکمرانوں اور فوج کو حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پی ڈی ایم اور ملکی سلامتی

پاکستان کی تاریخ مفادات کے لئے اِتحادیوں کی سیاست سے بھری پڑی ہے۔ پاکستان کی تہتر سالہ تاریخ میں امرانہ اور قومی حکومتوں کو گرانے کے لئے مختلف ناموں سے سیاسی اتحاد قائم ہوتے رہے لیکن ماسوائے ملک میں مارشل لاء لگوانے کے شاید ہی کوئی اِتحاد اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ البتہ بعض ابن الوقت فطرت نادان سیاستدان مارشل لاء کی چھتری کے سائے میں قائم ہونے والی حکومتوں میں شامل اقتدار ہونے میں فخر محسوس کرتے رہے۔ موجودہ اپوزیشن کے بعض سرکردہ بے ضمیر رہنما بھی اُن میں شامل رہے ہیں۔

آج کل ملک میں سیاسی درجہ حرارت میں بڑی تیزی ہے۔ حزبِ اختلاف کی بعض مختلف الخیال اور سیاسی تضادات کی حامل سیاسی جماعتوں نے ''پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ'' (پی۔ڈی۔ایم) کے نام سے سیاسی اِتحاد قائم کر کے حکومت کے خلاف اِعلان جنگ کر دیا ہے۔ پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کی طرف سے ملک میں انقلاب برپا کرنے کے لئے ملک کے طول وعرض میں حکومت مخالف جلسے جلوس نکالنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ تادم تحریر اس سلسلہ میں گوجرانوالہ اور کراچی میں جلسے ہو چکے ہیں۔ ان جلسوں میں کی گئی تقاریر سے اپوزیشن کے کسی متفقہ ایجنڈے کی نشاندہی نہیں ہوئی بلکہ ہر مقرر نے اپنے مافی الضمیر کے مطابق اپنے دکھ کا رونا ہی رویا ہے۔ کسی نے کہا کہ ہمارا وزیراعظم سے کوئی لینا دینا نہیں ہماری جنگ تو اس کو لانے والی خلائی مخلوق سے ہے۔ کسی نے عدلیہ کو موردِ الزام ٹھہرایا تو کسی نے حکومت کو چلتا کرنے کے بلند بانگ دعوے کئے۔ الغرض اپوزیشن راہنماؤں نے اپنے اپنے خبثِ باطن کا اظہار تو کیا' لیکن عوام کے مسائل کا کسی نے بھی خاطر خواہ ذکر نہیں کیا۔ اِس سے واضح ہوتا ہے کہ اپوزیشن کو عوامی مسائل سے کوئی غرض نہیں۔ باقی جہاں تک اپوزیشن کی طرف سے ملک میں انقلاب برپا کرنے کی بات ہے تو یہ بھی لغو اور محال ہے کیونکہ ملکی دولت لوٹ کر بیرون ملک اربوں کی جائیدادیں بنانے والے اور پھر ان کا حساب نہ دینے والے' کروڑوں کی گاڑیوں میں سفر کر کے' لاکھوں کے کپڑے' جوتے اور گھڑیاں زیب تن کر کے جلسہ میں تقریر کر کے انقلاب برپا نہیں کر سکتے۔ انقلاب تو عوام کی بے لوث خدمت کرنے سے آسکتا ہے۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی روشن مثال ہمارے سامنے ہے جنہوں نے اپنا تن' من' دھن سب کچھ پاکستان کی خاطر قربان کر دیا تھا انہوں نے کوئی ذاتی جائیداد نہیں بنائی تھی' انہوں نے قومی خزانے اور سرکاری وسائل کی مقدس امانت سمجھ کر حفاظت کی۔ جبکہ موجودہ اپوزیشن کا ایجنڈا عوام کی خدمت کرنا نہیں بلکہ عوام کو استعمال کر کے اپنی لوٹ کھسوٹ اور کرپشن بچانے کے لئے حکومت کو دباؤ میں لانا ہے۔

قارئین! پی۔ڈی۔ایم میں شامل جماعتیں ایک عرصہ تک باری باری مسندِ اقتدار پر براجمان رہی ہیں۔ اس دوران انہوں نے ماسوائے لوٹ مار' کرپشن اور اقرباء پروری کے کچھ نہیں کیا۔ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو گئیں کہ ہم حکمران خاندان ہیں پاکستان میں حکمرانی صرف ہمارا حق ہے۔ جو چاہے کریں ہمیں کون پوچھ سکتا ہے۔

تمام اہلِ محبت ربیع الآخر کے مہینے میں اپنی اپنی مساجد' دفاتر اور گھروں میں
پیرِ پیراں غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ذکر کی محافل منعقد کریں۔ شکریہ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِاوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظور نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

ترتیب: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد عورت پر امیر ہے۔ مرد عورت کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی اطاعت کا حکم دے۔ اگر عورت انکار کردے تو اُسے اِتنا مارنے کا حق ہے جو اُس پر نشان نہ چھوڑے۔ مرد کو عورت پر اِس لئے فضیلت ہے کیونکہ مرد اُس پر مال خرچ کرتا اور کماتا ہے۔ 1

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے کیونکہ مرد عورتوں کو مہر دیتے ہیں۔ 2

حضرت سیّدنا اِمام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مال خرچ کرنے سے مراد مہر ہے جو مرد دیتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مرد عورت پر تہمت لگائے تو مرد عورت سے لعان کرتا ہے اگر عورت مرد پر تہمت لگائے تو اس کو کوڑے مارے جاتے ہیں۔ 3

حضرت سیّدنا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ قٰنِتٰتٌ سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور خاوندوں کی اِطاعت کرنے والیاں اور حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ سے مراد کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے حقوق کی حفاظت کرنے والیاں اور خاوندوں کی عدم موجودگی میں اُن کے حقوق کی نگہداشت کرنے والیاں۔ 3

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ خاوندوں کی عدم موجودگی میں حفاظت کرنے والیاں۔

حضرت سُدِّی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ خاوند کے مال اور اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہیں جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے حکم دیا ہوتا ہے یہاں تک کہ خاوند واپس آجاتا ہے۔ 4

حضرت سُدِّی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ خاوندوں کے لئے اپنے نفسوں کی اِسی طرح حفاظت کرتی ہیں جن کی حفاظت کا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے حکم دیا ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی حفاظت کے باعث وہ اپنے خاوندوں کے لئے حفاظت کرنے والیاں ہیں، وہ کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اُن کی حفاظت کی۔ 5

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اُسے دیکھے تو تجھے خوش کردے، جب تو اُسے کوئی حکم دے تو وہ تیری اِطاعت کرے، جب تو غائب ہو تو تیرے مال کی اور اپنی

---

1 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 84، درمنثور حدیث (21513)۔ 2 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 84، درمنثور (21513)۔ 3 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 84، درمنثور (21513)۔ 4 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 85۔ 5 ایضاً۔

عزت کی حفاظت کرے۔ 6

اگر عورت ایسی ہو تو:

سیّدُ العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مخاطب ہو فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کو زبان سے گالی دیتی یا کوئی رنجش کی بات کرتی ہے تو قیامت میں اس کی زبان ستر (70) گز کی بنا دی جائے گی اور پھر اُسے گردن کے پیچھے باندھ دیا جائے گا' اور فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جو عورت اپنے رب (عزوجل) کی نماز بھی پڑھتی ہو لیکن اپنے شوہر کے لئے دُعا مانگنے سے پہلے اپنے لئے دُعا مانگتی ہے تو اُس کی نماز اُس کے منہ پر ماری جاتی ہے جب تک کہ وہ پہلے اپنے شوہر کے لئے دُعا نہ مانگے پھر اپنے لئے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جو عورت کسی میّت کے مَر جانے کے بعد اُس پر تین دن سے زائد روتی ہے آنسو کے ساتھ نہ کہ ماتم تو اُس کے تمام نیک اَعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جو عورت کسی میّت پر نوحہ (بَین) کرتی ہے تو قیامت میں اُس کی زبان ستر (70) گز بنا دی جائے گی اور اُسے جہنم کی طرف کھینچا جائے گا اُس کے ساتھ اُس عورت کو بھی کھینچا جائے گا جو اُس کے ساتھ بَین (نوحہ) کرتی تھی۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جو عورت کسی صدمہ سے اپنے منہ پر طمانچہ مارتی ہے اور اُس صدمہ سے کپڑے پھاڑتی ہے تو اُسے قیامت میں (حضرت) نوح اور (حضرت) لوط علیہما السلام کی کافر عورتوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا پھر وہ اُس وقت ہر بھلائی سے مایوس ہو جائے گی جب اُس کی کوئی بھی شفاعت کرنے والا نہ ہوگا۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) ہر وہ عورت جو قبور کی زیارت کو جاتی ہے تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ لعنت کرتا ہے۔ اِسی طرح دُنیا کی ہر خشک وتر شے لعنت کرتی ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس نہیں لوٹتی اور وہ اِس اثناء میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کے غضب وغصہ میں گذارتی ہے اور اس وقت سے لے کر دوسرے روز تک اُس کی یہی حالت رہتی ہے۔ اگر وہ اِس اثناء میں مر جائے تو وہ اہل نار سے ہوگی۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) نیکی میں بہت بڑی کوشش کرو اور بہت بڑی جدوجہد کرتی رہو۔ اِس لئے کہ عورتیں (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو دھوکہ دینے والی اور (حضرت) داوٗد (علیہ السلام) کو فتنہ میں ڈالنے والی اور (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو بہشت سے نکالنے والی اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) اور (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی نافرمانی کرنے والی ہو۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے عورتوں کے متعلق بڑی تاکید سے وصیت فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ مَیں نے گمان کیا وہ عنقریب اُن کی طلاق حرام کر دیں گے۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) مَیں ہر اُس عورت کا حامی ہوں جو طلاق نہ چاہے۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جو عورت اپنے شوہر سے اُمید سے ہوتی ہے تو اُس کا ہر روز کا ثواب اِتنا ہے کہ گویا کسی نے شب بھر نماز پڑھی اور دن کو روزہ رکھا۔ اور کسی غازی نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) ہر وہ عورت جب بچہ پیدا کرتی ہے تو اُسے ہر وضع حمل پر ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) ہر وہ عورت جو اپنے شوہر سے حق مہر جتنا قدر معاف کرتی ہے اُسے اِس عمل سے حج مبرور اور عمرہ مقبول کا ثواب نصیب ہوتا ہے۔ اور اس کے نئے اور پرانے' ظاہری اور باطنی' عمداً یا خطاءً اوّل وآخر تمام کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اے عائشہ (رضی

6 جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 12105' دُرِ منثور جز 2 ص 515' تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 86' کنز العمال حدیث 44477' مسند بزار حدیث 8537' مسند فردوس للدیلمی حدیث 2912' جامع الصغیر للسیوطی حدیث 4045' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 13859' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5343' کنز العمال حدیث 45139۔

اللہ تعالیٰ عنک !) ہر وہ عورت جو اپنے شوہر کے ہر دُکھ دَرد کو برداشت کرتی ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی راہ میں خون سے لت پت ہو جائے۔ اور فرمانبردار ذکر کرنے والی مسلمان مومن توبہ کرنے والی عورتوں میں ہوگی۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: کوئی اِنسان اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ پر اِیمان لانے کے بعد اَیسی عورت جو اَچھے اخلاق والی ہو' محبت کرنے والی ہو اَولاد جننے والی ہو' سے بڑھ کر خیر پانے والا نہیں اور کوئی اِنسان اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے اِنکار کے بعد اُس عورت سے بڑھ کر بُرائی پانے والا نہیں جو بداخلاق اور زبان کی تیز ہو۔ 7

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نیک عورت جو صالح آدمی کے ہاں ہو اُس تاج کی مانند ہے جو سونے کا بنا ہوا ہو اور بادشاہ کے سر پر ہو اور بُری عورت کی مثال صالح آدمی کے ہاں اَیسے ہے جیسے بوڑھے آدمی پر بھاری بوجھ ہو۔ 8

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: کیا مَیں تجھے تین کمر توڑ مصیبتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: (1) ظالم اِمام اگر تو اَچھا کام کرے تو شکریہ اَدا کرے اگر تو بُرا کام کرے تو معاف نہ کرے' (2) بُرا پڑوسی اگر اَچھائی دیکھے تو اُس پر پردہ ڈالے' اگر بُرائی دیکھے تو اُس کو عام کرے' (3) بُری بیوی اگر تو اُس کے پاس ہو تو تجھے غصہ دلائے' اگر تو اُس سے غائب ہو تو وہ تجھ سے خیانت کرے۔ 9

حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں سعادت میں سے ہیں' (1) بیوی جسے تو دیکھے تو تجھے اَچھی لگے' تو اسے غائب ہو تو اپنی ذات اور تیرے مال کے بارے میں امین ہو' (2) سواری جو مطیع ہو جو تجھے تیرے ساتھیوں تک پہنچادے' (3) گھر جو وسیع ہو' زیادہ سہولتوں والا ہو۔ تین چیزیں بدبختی میں سے ہیں' (1) بیوی جسے تو دیکھے تو تجھے بُری لگے' ہر وقت اپنی زبان تجھ پر چلاتی رہے' اگر تو اُس سے غائب ہو تو اپنی ذات اور تیرے مال کے بارے میں امین نہ ہو' (2) سواری جو اَڑیل ہو' اگر تو اُسے مارے تو تجھے تھکا دے' اگر تو اُسے چھوڑ دے تو تجھے تیرے ساتھیوں تک نہ پہنچائے' (3) گھر جو تنگ ہو' اس میں سہولتیں کم ہوں۔ 10

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ مَیں ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں ایک کام کے لئے آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورت کیا تیرا خاوند ہے؟ مَیں نے عرض کیا' ہاں! فرمایا: تیرا اُس کے ساتھ کیسا سلوک ہے؟ مَیں نے عرض کیا مَیں اُس کی ضرورت پوری کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی مگر جو کرنے سے عاجز ہوں۔ فرمایا: خیال رکھنا کہ تو اس کے ہاں کیا حیثیت رکھتی ہے' بے شک وہ تیری جنت اور تیری جہنم ہے۔ 11

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئی' عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے بتایئے عورت پر خاوند کا کیا حق ہے؟ فرمایا: بیوی پر خاوند کا یہ حق

---

7 درمنثور جز2 ص515' مصنف ابن ابی شیبہ جلد3 ص559 حدیث17142 مکتبہ الزمان مدینہ منورہ' کنز العمال حدیث45612' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث13258' جامع الاحادیث حدیث31587۔ 8 درمنثور جز2 ص515' مصنف ابن ابی شیبہ جلد3 ص559 حدیث17143 مکتبہ الزمان مدینہ منورہ۔ 9 الجامع الصغیر حدیث3444' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث824' مجمع الزوائد حدیث جلد8 ص168' کنز العمال حدیث43785' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث17430-17145' درمنثور جز2 ص515۔ 10 مستدرک حاکم جلد2 ص175 حدیث2684' درمنثور جز2 ص515' مسند بزار حدیث1180۔ 11 مستدرک حاکم جلد2 ص256 حدیث2769' درمنثور جز2 ص515' المعجم الکبیر حدیث448' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث15103' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث5863' مسند احمد حدیث19025' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث17125' مجمع الزوائد جلد4 ص306۔

ہے اگر اُس کے ناک سے خون، پیپ اور زرد پانی بہہ رہا ہو بیوی اُس کو اپنی زبان سے صاف کرے تب بھی اُس نے خاوند کا حق اَدا نہیں کیا۔ اگر کسی اِنسان کے لئے یہ جائز ہوتا کہ وہ کسی دوسرے اِنسان کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے خاوند کو اس وقت سجدہ کرے جب وہ اپنی عورت کے پاس آئے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ 12

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ معلم اِنسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ پر اِیمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ خاوند کے گھر میں کسی مرد کو آنے کی اِجازت دے جبکہ خاوند اُسے ناپسند کرتا ہو، خاوند ناپسند کرے تو وہ گھر سے نہ نکلے، خاوند کے بارے میں کسی اور کی اطاعت نہ کرے، اُس کے سینے کے ساتھ کھردری نہ ہو، اُس کے بستر سے الگ نہ ہو، خاوند کو اَذیت نہ دے، اگر خاوند ظالم ہو تب بھی اُس کے پاس آئے یہاں تک کہ اُسے راضی کرے، اگر خاوند اُس کو قبول کرے تو بہت بہتر، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ بھی اُس کا عذر قبول فرمائے گا، اگر خاوند راضی نہ ہو تو اُس نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ہاں تو اپنا عذر پہنچا دیا ہے۔ 13

حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اُس عورت کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے خاوند کی شکرگزار نہیں جب کہ وہ اپنے خاوند سے مستغنی بھی نہیں۔ 14

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق جہنمی ہیں۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) فاسق کون ہیں؟ فرمایا: عورتیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن جب انہیں عطا کیا جائے تو شکر نہیں کرتیں۔ جب انہیں آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر نہیں کرتیں۔ 15

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، تاجدارِ ختمِ نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو زیبا نہیں کہ وہ روزہ رکھے جبکہ اُس کا خاوند موجود ہو مگر اُس کی اِجازت سے روزہ رکھ سکتی ہے، خاوند کے گھر میں اُس کی موجودگی میں اُس کی اِجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اِجازت نہ دے۔ 16

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک عورت تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر حاضر ہوئی ہوں جہاد اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے مردوں پر فرض کیا ہے، اگر وہ کسی کو قتل کریں تو انہیں اَجر ملتا ہے، اگر انہیں قتل کیا

---

12 مستدرک حاکم جلد2 ص256 حدیث2768، درمنثور جز2 ص516، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث13867، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث24268، کنزالعمال حدیث44801، مجمع الزوائد حدیث7640، مسند بزار حدیث8634۔ 13 مستدرک حاکم جلد2 ص250 حدیث2775، درمنثور جز2 ص516، المعجم الکبیر حدیث210، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث15112، مجمع الزوائد حدیث7665۔ 14 درمنثور جز2 ص516، مستدرک حاکم جلد2 ص257 حدیث2771، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث15117، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث9136، جامع کبیر حدیث2256، مسند بزار حدیث2349، مجمع الزوائد جلد4 ص309، کنزالعمال حدیث45082۔ 15 مسند احمد جلد3 ص428، درمنثور جلد2 ص516، مجمع الزوائد حدیث18625۔ 16 مسلم مع شرنووی جلد7 ص103 (84)، درمنثور جز2 ص516، الآداب للبیہقی حدیث48، الدیباج للسیوطی حدیث1026، السنن الصغریٰ للبیہقی حدیث2726، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث8102، مصنف عبدالرزاق حدیث7880، جامع الاصول من احادیث الرسول حدیث4679، سنن ابوداوٗد حدیث2460، مسند ابوعوانہ حدیث2947۔

جائے تو تب بھی وہ زندہ ہوتے ہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ ہم عورتیں اُن کی خدمت میں لگی رہتی ہیں' ہمارا کیا اَجر اور حق ہے؟ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت کو بھی ملے اُسے یہ پیغام پہنچا دینا کہ خاوند کی اطاعت اور اُس کے حق کو پہچاننا اِسی عمل کے ہم پلہ ہے لیکن تم میں سے بہت ہی کم یہ کام کرتی ہیں۔ 17

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پانچ نمازیں اَدا کرے' رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے' اپنے خاوند کی اِطاعت کرے تو جنت میں داخل ہو جائے گی۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قبیلہ خثعم کی ایک عورت اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئی' عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے بتایئے عورت پر خاوند کا کیا حق ہے کیونکہ مَیں ایک بیوہ عورت ہوں' اگر مَیں طاقت رکھوں تو شادی کروں بصورت دیگر بیوہ ہی رہوں۔ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاوند کا عورت پر حق یہ ہے کہ اگر وہ اُونٹ کی پشت پر بھی عورت سے اپنا آپ حوالے کرنے کا مطالبہ کرے تو وہ اپنا آپ پیش کر دے' خاوند کا عورت پر یہ بھی حق ہے کہ خاوند کی اِجازت کے بغیر وہ نفلی روزہ نہ رکھے' اگر اُس نے اَیسا کیا' وہ بھوکی پیاسی رہی تب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اس کا یہ روزہ قبول نہیں فرمائے گا' وہ خاوند کی اِجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے' اگر اس نے اَیسا کیا تو آسمان کے فرشتے' رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ گھر واپس آجائے۔ 18

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: مَیں نے نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ایک عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ فرمایا: خاوند کا۔ مَیں نے عرض کیا' ایک مرد پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ فرمایا: اُس کی ماں کا۔ 19

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اے عورتوں کی جماعت اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ سے ڈرو اور اپنے خاوندوں کی رضا تلاش کرو۔ اگر عورت اپنے خاوند کے حق کو جانتی ہو تو صبح وشام کھانے کے وقت اس کے سامنے کھڑی رہے۔ 20

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت اپنے خاوند کے حق کو پہچان لے تو اس کے صبح وشام کھانے کے وقت نہ بیٹھے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔ 21

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مَیں اِنسان کو کسی اِنسان کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو مَیں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ 22

---

17 مجمع الزوائد جلد 6 ص 560 حدیث 7631' درمنثور جلد 2 ص 516' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 38822' کنز العمال حدیث 46042' شعب الایمان حدیث 8743' مسند بزار حدیث 4209۔ 18 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 ص 557 حدیث 17124 مکتبہ الزمان مدینہ منورہ' درمنثور جلد 2 ص 517-516' مجمع الزوائد حدیث 7638۔ 19 مجمع الزوائد جلد 4 ص 566 حدیث 7645' درمنثور جلد 2 ص 517' السنن الکبریٰ للبیھقی للنسائی حدیث 9148' مستدرک حاکم حدیث 7241' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 9713۔ 20 درمنثور جلد 2 ص 517' مسند بزار حدیث 712' مسند فردوس للدیلمی حدیث 8224' جامع الاحادیث حدیث 26335' مجمع الزوائد جلد 4 ص 309' کنز العمال حدیث 94816۔ 21 درمنثور جز 2 ص 517' المعجم الکبیر ص 333' جامع الاحادیث حدیث 19002' مجمع الزوائد جلد 4 ص 309' کنز العمال حدیث 44772۔ 22 السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 9147' السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 13867' مستدرک حاکم حدیث 2768' درمنثور جلد 2 ص 517' المعجم الکبیر حدیث 373' کنز العمال حدیث 44801' مسند احمد حدیث 22037۔

تین کی برکات

ازقلم: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا، حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

رب کی طرف سے تین چلو:

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں نے سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا: **وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْھِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلَاثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ** [1] ''میرے رب (سبحانہ وتعالیٰ) نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اُمّت سے ستر ہزار افراد حساب و عذاب کے بغیر جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور مزید یہ کہ میرے رب (جل جلالہ) کی طرف سے تین چلو ہوں گے اُس کی شان کے لائق''۔

روزِ قیامت لوگ تین مرتبہ اللہ عزوجل کے حضور پیش کئے جائیں گے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلَاثَ عَرْضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَۃُ الثَّالِثَۃُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ** [2] ''قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی دو بار کی پیشی میں بحث و تکرار اور عذر و بہانے ہوں گے اور تیسری بار ان لوگوں کے اَعمال نامے ان کے ہاتھوں میں اُڑ رہے ہوں گے، تو کوئی اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑے ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں''۔

تین مقامات جہاں لوگ ایک دوسرے کو بھول جائیں گے:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: ''اُنہوں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو وہ رو پڑیں'، (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کون سی چیز رُلا رہی ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' میں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو میں رو پڑی' تو کیا روزِ قیامت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اہلِ خانہ کو یاد رکھیں گے؟ (نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو! تین مقامات ہیں' جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا' میزان کے موقع پر حتیٰ کہ وہ جان لے کہ آیا اس کی میزان ہلکی پڑتی ہے یا وہ بھاری ہوتی ہے' نامہ اَعمال کے وقت' جب کہا جائے گا' آؤ اپنا نامہ اَعمال پڑھو۔ حتیٰ کہ وہ جان لے کہ اس کا نامہ اَعمال کہاں دیا جاتا ہے' اس کے دائیں ہاتھ میں یا اس کی پشت کے پیچھے سے اس کے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے' اور پل صراط کے موقع پر جب اسے جہنم پر رکھا جائے گا''۔ [3]

میں تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں' فرماتے ہیں: ''میں نے (سیّدِ عرب و عجم حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن میرے لئے شفاعت فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور کروں گا۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں تلاش کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا' میں نے عرض کیا' اگر پل صراط پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5556' ترمذی حدیث نمبر 2437' ابن ماجہ حدیث نمبر 4286' مسند احمد جلد 5 ص 268' کنز العمال حدیث نمبر 31977' مجمع الزوائد جلد 10 ص 404' مرقاۃ جلد 10 ص 315۔ [2] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5557-5558' ترمذی حدیث نمبر 2425' مرقاۃ جلد 10 ص 216' ابن ماجہ حدیث نمبر 4277' مسند احمد جلد 4 ص 414' کنز العمال حدیث نمبر 38937' قرطبی جلد 9 جز 18 حدیث نمبر 267۔ [3] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5560' ابوداؤد حدیث نمبر 4755' مسند احمد جلد 10 ص 110' مرقاۃ جلد 10 ص 219۔

ملاقات نہ ہوسکے؟ تو فرمایا: تو اس کے بعد میزان کے پاس ڈھونڈنا' میں نے عرض کیا' اگر میزان کے پاس بھی ملاقات نہ ہوسکے تو؟ فرمایا: اس کے بعد حوضِ کوثر پر ڈھونڈنا' اس لئے کہ مَیں اِن تین جگہوں میں سے کسی جگہ پر ضرور ملوں گا''۔ 4

تین راتوں کی مسافت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے آگے میرا حوض ہے' اس کے دونوں کناروں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔ بعض راویوں نے کہا ہے' یہ دونوں (جرباء اور اذرح) شام کے دو گاؤں ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے' اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں' جو کوئی وہاں آئے گا اور اس سے پانی پی لے گا تو پھر اس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا''۔ 5

تین قسم کی ہستیاں شفاعت کریں گی:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **يُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ اَلْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ** 6 ''روزِ قیامت تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے (1) انبیاءِ کرام (علیہم السّلام)' (2) علماءِ کرام اور (3) شہدا''۔

جنت کے دروازے کی چوڑائی:

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **بَابُ اُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْجَوَادَ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ** 7 ''وہ دروازہ جس سے میری اُمّت جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی تیز رفتار گھوڑ سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی' پھر بھی دروازے پر اَیسی بھیڑ بھاڑ ہوگی کہ ان کے کندھے اُترنے کے قریب ہوں گے''۔

جہنمی کافر کے دو کندھوں کی چوڑائی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ** 8 ''جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روز کی مسافت جتنا ہوگا''۔

کافر کی داڑھ کی موٹائی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ** 9 ''قیامت کے دن کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ جیسی ہوگی' اس کی ران بیضاء (پہاڑ) جیسی ہوگی اور جہنم کے اَندر اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل کی مسافت کے برابر ہوگی جس طرح ربذہ کی دوری ہے''۔

اُمّت کے لئے تین سوال:

حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

---

4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5595' ترمذی حدیث نمبر 2433' مرقاۃ جلد 10 ص 266' مسند احمد جلد 3 ص 178۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5607' ابن ماجہ حدیث نمبر 4303' مسند احمد جلد 2 ص 210' بخاری حدیث نمبر 6577' مسلم حدیث نمبر 5988-5986' مرقاۃ جلد 10 ص 276۔ 6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5611' ابن ماجہ حدیث نمبر 4313' مرقاۃ جلد 10 ص 309' کنز العمال حدیث نمبر 39311۔ 7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5645' ترمذی حدیث نمبر 2548' مرقاۃ جلد 10 ص 309' کنز العمال حدیث نمبر 39311۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5672' مسلم حدیث نمبر 7186-7185-7187' مرقاۃ جلد 10 ص 341' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 483' بخاری حدیث نمبر 6551' کنز العمال حدیث نمبر 39531' مسند احمد جلد 2 ص 328۔ 9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5674' کنز العمال حدیث نمبر 39522' ترمذی حدیث نمبر 2578' مرقاۃ جلد 10 ص 342' مستدرک حاکم جلد 4 ص 595' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 483۔

''(ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ اس میں تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ (دو رکعتیں) پڑھیں' آپ ﷺ نے اپنے رب (سبحانہ وتعالیٰ) سے طویل دُعا کی اور جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے اپنے رب (جل جلالہ) سے تین چیزیں مانگی تھیں' اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے مجھے روک دیا' میں نے اپنے رب (عزوجل) سے سوال کیا تھا کہ وہ میری اُمّت کو قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرے' اس نے یہ چیز مجھے عطا فرمادی' میں نے اُس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری اُمّت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ کرے' تو اُس نے یہ بھی مجھے عطا کردی اور میں نے اُس سے سوال کیا کہ وہ ان میں باہم لڑائی پیدا نہ کرے تو اس سے مجھے روک دیا گیا''۔ [10]

طویل نماز میں تین سوال:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن خباب ارت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک بار کافی لمبی نماز پڑھی' صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ نے ایسی نماز پڑھی ہے کہ اس سے پہلے ایسی نماز نہیں پڑھی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ اُمید وخوف کی نماز تھی' میں نے اِس میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے تین دُعائیں مانگی ہیں' جن میں سے اللہ (جل جلالہ) نے دو کو قبول کرلیا اور ایک کو نہیں قبول کیا' میں نے پہلی دُعا یہ مانگی کہ میری اُمّت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے' اللہ (عزوجل) نے میری یہ دُعا قبول کرلی' میں نے دوسری دُعا یہ کی کہ ان پر غیروں میں سے کسی دشمن کو نہ مسلط کرے' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے میری یہ دُعا بھی قبول کرلی' میں نے تیسری دُعا یہ مانگی کہ ان میں آپس میں ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ نہ چکھا تو اللہ (جل جلالہ) نے میری یہ دُعا قبول نہیں فرمائی''۔ (مجھے اس سے منع فرمادیا۔) [11]

اُمّت کی تین چیزوں سے حفاظت:

حضرت سیّدنا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ اَنْ لَا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَهْلَکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَا یُظْهِرَ اَهْلَ الْبَاطِلِ عَلٰی اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَةٍ [12] ''اللہ (عزوجل) نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے' تمہارا نبی تمہارے لئے یہ بددُعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہوجاؤ' اہل باطل' اہل حق پر غالب نہیں ہوں گے اور تم گمراہی پر اکٹھے نہیں ہوگے''۔

اُمّت کو تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے:

حضرت سیّدنا عَمرو بن قیس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' معلم انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم (دُنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں اور روزِ قیامت (جنت میں داخل ہونے والوں میں) ہم سب سے آگے ہوں گے' میں کسی فخر کے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے خلیل ہیں' (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں' روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ساتھ ہوگا' اللہ (جل جلالہ) نے میری اُمّت کے متعلق مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے اور اُس نے انہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے' وہ انہیں عام قحط میں مبتلا نہیں کرے گا' دشمن اس کو مکمل طور پر ختم نہیں کرسکے گا' اور وہ ان سب کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا''۔ [13]

---

[10] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5751' مسلم حدیث نمبر 7260' مرقاۃ جلد 10 ص 430' مجمع الزوائد جلد 7 ص 222' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 1 ص 65' کنز العمال حدیث نمبر 31103' مسند احمد جلد 1 ص 182' قرطبی جلد 1 جز 2 حدیث نمبر 309۔ [11] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5754' ترمذی حدیث نمبر 2175' مرقاۃ جلد 10 ص 435' نسائی حدیث نمبر 1639۔ [12] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5755' مرقاۃ جلد 11 ص 436' ابوداؤد حدیث نمبر 4253۔ [13] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5763' دارمی جلد 1 ص 42 حدیث نمبر 54' مرقاۃ جلد 10 ص 444۔

قریش کے لئے تین بار دُعا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

''اِس اثنا میں کہ (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ قریشی اپنی مجالس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا' تم میں سے کون فلاں قبیلے کے ذبح کئے ہوئے اُونٹوں کے پاس جائے اور وہ وہاں سے اس کا گوبر' خون اور پوست اُٹھا لائے' پھر وہ اِنتظار کرے اور جب وہ سجدے میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو ان کی گردن پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت شخص اُٹھا' (اور وہ سب چیزیں لے آیا) جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اُس نے وہ چیزیں آپ کی گردن پر رکھ دیں' (محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سجدے ہی کی حالت میں رہے' وہ (مشرکین) دیکھ کر ہنس رہے تھے اور ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے' چنانچہ ایک شخص (خاتون جنت حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس گیا (اور اُنہیں بتایا) تو وہ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں' (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سجدے ہی کی حالت میں تھے (حضرت سیّدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اس (غلاظت) کو آپ ﷺ سے اُتار پھینکا' اور انہیں بُرا بھلا کہا' جب (تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) تو قریش کو پکڑ لے' اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) تو قریش کو پکڑ لے' اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) تو قریش کو پکڑ لے۔ تین بار فرمایا' اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ دُعا کرتے تو تین بار دُعا کرتے تھے' اور جب (اللہ عزوجل سے) کوئی چیز طلب فرماتے تو تین بار طلب فرماتے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) عمرو بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف' عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! بدر کے دن میں نے ان سب کو مقتول پایا' پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا' پھر (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قلیب والوں پر لعنت برسا دی گئی''۔ 14ے

آسیب کا دم کرنے والا مسلمان ہوگیا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

''ضماد مکہ آیا اور وہ قبیلہ ازدشنوءہ سے تھا' اور وہ آسیب وغیرہ کا منتر جانتا تھا اس نے مکہ کے نادانوں سے سنا کہ (حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) مجنون ہیں' اُس نے کہا' اگر میں اس آدمی کو دیکھوں (اور اس کا علاج کروں) تو شاید اللہ (جل جلالہ) میرے ہاتھوں اسے شفا عطا فرما دے' راوی بیان فرماتے ہیں' وہ آپ ﷺ سے ملا اور اُس نے کہا' محمد! میں آسیب وغیرہ کا منتر جانتا ہوں کیا آپ کو علاج کی رغبت ہے؟ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان الحمد للہ .... عبدہ و رسولہ بے شک ہر قسم کی تعریف اللہ (عزوجل) کے لئے ہے' ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں' جس کو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا' جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (جل جلالہ) کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (ﷺ)۔ اما بعد! اس نے عرض کیا' یہی کلمات مجھے دوبارہ سنائیں

14ے مشکوٰۃ حدیث نمبر 5847' بخاری حدیث نمبر 240' مسلم حدیث نمبر 4049' مجمع الزوائد جلد 6 ص 18' مرقاۃ جلد 10 ص 521' دلائل النبوۃ جلد 2 ص 55' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 8۔

چنانچہ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اُسے سنائے، تو اس نے عرض کیا، میں نے کاہنوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے، لیکن میں نے آپ کے کلمات جیسا کوئی کلام نہیں سنا، یہ تو اِنتہائی فصیح و بلیغ کلمات ہیں، اپنا دستِ مبارک لائیں، میں اِسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے اُن سے بیعت لی''۔ [15]

شب معراج اُمّت کے لئے تین تحفے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

''جب (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو انہیں سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، زمین سے اوپر جانے والی ہر چیز کی حد یہاں تک ہے، اسی مقام سے اَحکامات لئے جاتے ہیں اور اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ یہیں آکر رُکتا ہے، اور پھر یہاں سے اَحکام لئے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس چیز نے سدرہ کو ڈھانپنا تھا اس نے اسے ڈھانپ رکھا تھا۔ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سونے کے پروانے اور پتنگے تھے۔ فرمایا: (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ ﷺ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات اور آپ ﷺ کی اُمت میں سے جو شخص اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے جیسے کبیرہ گناہ نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا''۔ [16]

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تین سوال:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''(حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اس وقت پھل توڑ رہے تھے، وہ فوراً (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، میں آپ ﷺ سے تین سوال کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے، (بتائیں) علامات قیامت میں سے سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ بچہ کب اپنے والد کے مشابہ ہوتا ہے اور کب اپنی والدہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (حضرت) جبریل (علیہ السلام) نے اَبھی اَبھی ان کے متعلق مجھے بتایا ہے، جہاں تک علاماتِ قیامت کا تعلق ہے تو پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کردے گی، رہا جنتیوں کا پہلا کھانا تو وہ مچھلی کے جگر کا ایک کنارہ ہوگا، اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی (منی) پر غالب آجاتا ہے تو بچہ والد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجاتا ہے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے۔ (یہ جواب سن کر) اُنہوں نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور بے شک آپ اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ) ہیں، (پھر عرض کیا) یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہودی بڑے بہتان باز ہیں، اگر انہیں، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق پوچھیں، میرے اِسلام قبول کرنے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے، چنانچہ اِتنے میں یہودی آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کا تمہارے ہاں کیا مقام ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ وہ ہم میں سب سے بہتر، ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام اِسلام قبول کرلیں (تو پھر)؟ اُنہوں نے عرض کیا، اللہ (عزوجل) انہیں اس سے پناہ میں رکھے

[15] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5860، مسند احمد جلد 1 ص 302، مسلم حدیث نمبر 2008، مرقاۃ جلد 10 ص 537۔ [16] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5865، مسلم حدیث نمبر 431، مرقاۃ جلد 10 ص 567، بخاری حدیث نمبر 3342، مسند احمد جلد 1 ص 387۔

(حضرت سیّدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) اسی دوران باہر تشریف لے آئے اور اُنہوں نے کہا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں' پھر یہ (یہودی ان کے بارے میں) کہنے لگے' وہ ہم میں سب سے بُرا ہے اور ہم میں سے سب سے بُرے کا بیٹا ہے اور وہ ان کی تنقیص و توہین کرنے لگے (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہی وہ چیز تھی جس کا مجھے اَندیشہ تھا''۔ 17

تین دن سے کھانا نہ کھایا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

''ہم غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے تو ایک بہت سخت چٹان نکل آئی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' خندق میں یہ ایک چٹان نکل آئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اَچھا) میں اُترتا ہوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے' اس وقت آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا' تین دن گزر چکے تھے اور ہم نے کوئی چیز چکھ کر بھی نہیں دیکھی تھی' (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑ کر ماری تو وہ (چٹان) اَیسی ریت کی مانند ہوگئی جو آسانی سے گرتی ہے' میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا تو پوچھا' کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ کیونکہ میں نے (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کے عالم میں دیکھا ہے' اس نے ایک تھیلی نکالی اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا' میں نے اسے ذبح کیا' جو پیسے حتیٰ کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں رکھا' پھر میں (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سرگوشی کے اَنداز میں عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم نے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا گوندھا ہے' لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائیں اور کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے چلیں' لیکن (سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے آواز دی' خندق والو! جابر نے ضیافت کا اِہتمام کیا ہے' آؤ جلدی کرو۔ (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے آنے تک اپنی ہنڈیا چولہے سے اُتارنا نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آٹا نکالا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب ملایا اور برکت کی دُعا کی' پھر فرمایا: روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو' لیکن اسے چولہے سے نیچے نہ اُتارو۔ وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے' میں اللہ (عزوجل) کی قسم اُٹھاتا ہوں کہ ان سب نے کھا لیا حتیٰ کہ وہ بچ گیا اور وہ واپس چلے گئے جبکہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹے کی روٹیاں پہلے کی طرح پکائی جارہی تھیں''۔ 18

پنڈلی پر تین باردم کا معجزہ:

حضرت سیّدنا یزید بن ابوعبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''مَیں نے (حضرت) سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا' ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ چوٹ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر لگی تھی' لوگوں نے تو کہہ دیا تھا' (حضرت) سلمہ (رضی اللہ عنہ) شہید ہوگئے' میں (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تین باردَم کیا اور پھر آج تک مجھے اِس کی کوئی شکایت نہیں ہوئی''۔ 19

17 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5870' بخاری حدیث نمبر 4480' مسند احمد جلد 3 ص 271-189-108' مرقاۃ جلد 11 ص 7' شرح السنۃ جلد 13 ص 372' ابن حبان حدیث نمبر 2253۔

18 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5877' بخاری حدیث نمبر 4102-4101' مسلم حدیث نمبر 5315' مرقاۃ جلد 11 ص 14' دارمی جلد 1 ص 33 حدیث نمبر 42۔ 19 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5886' بخاری حدیث نمبر 4262' مرقاۃ جلد 11 ص 24۔

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا' جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی' خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا' نہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں' لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی' تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے' ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا' اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا' جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے' لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا' کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا' جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا' اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

([1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922' مجمع الزوائد جلد 3 ص 95' شرح السنۃ حدیث نمبر 3718' مسند احمد جلد 4 ص 173' متدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170' دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23' ابن حبان حدیث نمبر 844' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈون لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv | naginatv | www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

میدانِ حشر

از قلم: خادم دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی (ایم فل)

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''قیامت کے روز لوگوں کو سُرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا جو میدہ کی روٹی کے مانند ہوگی۔ اُس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔ 1

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''زمین قیامت کے روز ایک روٹی ہوگی جس کو خدائے جبار اپنے دستِ قدرت سے تیار کرے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی تیار کرتا ہے اہل جنت کی مہمانی کے لئے۔ پس یہودیوں میں سے ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوا: اے ابوالقاسم! خدائے رحمٰن آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل جنت کی مہمانی کیا ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ کہا کہ زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی۔ جیسا کہ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس (حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور تبسم ریزی فرمائی یہاں تک کہ آپ کے مبارک داڑھیں بھی نظر آنے لگے۔ پھر کہا کہ کیا میں آپ کو اُس کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ کہا کہ گائے اور مچھلی کے جگر کے زائد حصے کو ستر ہزار اَفراد دکھائیں گے''۔ 2

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مقدس فرمایا: ''لوگوں کو تین طرح اکٹھا کیا جائے گا۔ رغبت کرنے والے ڈرنے والے، ایک اُونٹ پر دو، ایک اُونٹ پر تین، ایک اُونٹ پر چار اور ایک اُونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ کریں گے، اُن کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزریں گے، اُن کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور اُن کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے''۔ 3

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''تم ننگے پاؤں، ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اُٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی، جیسے ہم نے پہلی دفعہ پیدا فرمایا، دوبارہ بھی کریں گے، یہ ہم نے وعدہ کیا ہے بے شک ہم کرنے والے ہیں۔ اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ہوں گے جبکہ دوسری روایت میں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا۔ مَیں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے یہ جدا ہوئے ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے ہی رہے۔ میں وہی کہوں گا جو عبدِ صالح (حضرت سیّد عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا کہ مَیں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا۔۔۔ بے تو غالب حکمت والا ہے۔(99:52)''۔ 4

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے

1 مشکوٰۃ حدیث 5532، مسلم حدیث 7233، بخاری حدیث 6156، ابن حبان حدیث 7320، مسند ابویعلی حدیث 7549، جامع الاحادیث حدیث 26635۔ 2 مشکوٰۃ حدیث 5533، جامع الاصول حدیث 8087، بخاری حدیث 6155، مسلم حدیث 2790۔ 3 مشکوٰۃ حدیث 5534، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 2212، المعجم الاوسط حدیث 5107، جامع الاحادیث حدیث 22628، بخاری حدیث 6157، مسلم حدیث 2861، ابن حبان حدیث 7335، شعب الایمان حدیث 359۔ 4 مشکوٰۃ حدیث 5535، ترمذی حدیث 3167، بخاری حدیث 4463، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 2214۔

روز لوگوں کو ننگے پاؤں' ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بات اِس سے زیادہ سخت ہے کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا جائے''۔ 5 یعنی دیکھنا تو دُور کی بات دیکھنے کا خیال بھی نہ ہوگا۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص عرض گزار ہوا: ''یانبی اللہ! قیامت کے روز کافر کو اُسی کے منہ کے بل کیسے اُٹھایا جائے گا؟ فرمایا: جس نے اُسے دنیا میں دو ٹانگوں پر چلایا کیا وہ اِس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اُسے منہ کے بل چلا دے؟''۔ 6

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو اُن کا باپ (چچا) قیامت کے روز ملے گا کہ اُس کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار ہوگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ مَیں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔ اُن کا چچا اُن سے کہے گا' آج مَیں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے' اے رب (جَلَّ جلالُک!) تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رُسوا نہیں کروں گا۔ اِس سے بڑھ کر کون سی رُسوائی ہے کہ میرا چچا تیری رحمت سے دُور رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا' مَیں نے کافروں پر جنت حرام فرما دی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو' وہ دیکھیں گے کہ کیچڑ میں لتھڑا ہوا ایک بھیڑیا ہے پس اُسے پیروں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا (بخاری)''۔ 7

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ بہے گا یہاں تک کہ ستر گز تک پہنچ جائے گا اور انہیں لگام لگائے گا یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔ 8

حضرت سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے روز سورج مخلوق سے قریب ہو جائے گا' یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ لوگ اپنے اَعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ پس وہ کسی کے ٹخنوں تک ہوگا اور اُن میں سے بعض کے گھٹنوں تک اور اُن میں سے بعض کی کمر تک اور اُن میں سے بعض کو پسینے نے لگام لگائی ہوگی اور سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اَقدس سے دہن مبارک کی طرف اِشارہ فرمایا''۔ 9

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے آدم! عرض گزار ہوں گے کہ مَیں تیرے لئے حاضر و مستعد ہوں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ جہنم کا حصہ نکالو۔ عرض گزار ہوں گے کہ جہنم کا حصہ کیا ہے؟ فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اُس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حاملہ حمل گرا دے گی اور تُو لوگوں کو بے ہوش دیکھے گا' حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار

5 مسلم حدیث 2859' سنن نسائی حدیث 2084' ابن ماجہ حدیث 4276' مشکوٰۃ حدیث 5536' بخاری حدیث 6162' جامع الاحادیث حدیث 26033۔ 6 مشکوٰۃ حدیث 5537' بخاری حدیث 4760' مسلم حدیث 7265' مسند ابویعلی جز 3 ص 242' جامع الاصول حدیث 7949۔ 7 مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5538' جامع الاصول حدیث 8108' بخاری حدیث 3172' فتح الباری جز 8 ص 384' کنز العمال حدیث 32292۔ 8 مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5539' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 26864' بخاری حدیث 6532' کنز العمال حدیث 38923۔ 9 مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5540' مسلم حدیث 2864' شعب الایمان حدیث 258' کنز العمال حدیث 38921' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 602' جام الاحادیث للسیوطی حدیث 10680۔

ہوئے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا فرمایا: تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک اور یاجوج ماجوج سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا: مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی ہوگے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا: مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے، پس ہم نے تکبیر کہی۔ فرمایا: تم لوگوں میں یوں ہوگے جیسے سفید بیل کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہ بیل کی جلد پر سفید بال“۔ 10

اُن سے ہی روایت ہے کہ مَیں نے سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہمارا رب عزوجل اپنی قدرت کی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن اُس کے لئے سجدہ کرے گا اور ہر مؤمنہ اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے یا شہرت کے لئے دنیا میں سجدہ کرتے تھے۔ وہ سجدے میں جانا چاہیں گے لیکن اُن کی کمر تختہ بن جائے گی“۔ 11

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، اُس روز زمین اپنی چیز خبریں بیان کرے گی (99:4) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اُس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اُس کی خبریں یہ ہیں کہ اُس کی پیٹھ پر ہر مرد اور عورت نے جو عمل کئے ہوں گے اُن کی گواہی دے گی اور کہے گی کہ مجھ پر فلاں روز فلاں کام کئے تھے یہی اُس کی خبریں ہیں۔ 12

اُن سے ہی روایت ہے کہ سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: مرنے والا اَیسا نہیں جو نادم ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کس بات پر ندامت ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر وہ نیک ہے تو اِس بات پر نادم ہوتا ہے کہ زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں اور اگر بُرا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ بُرائی کیوں نہ چھوڑی۔ 13

حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے روز کو یوں دیکھے جیسے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اُسے چاہئے کہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق پڑھے۔ 14

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صادق ومصدوق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: لوگ تین فوجوں کی شکل میں اکٹھے کئے جائیں گے۔ ایک فوج والے سوار، آرام میں لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دوسری فوج والوں کو فرشتے اُن کے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوں گے اور آگ اُنہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج والے چلتے اور دَوڑتے ہوں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال دے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہو اور سواری کے قابل جانور کے بدلے دے تب بھی قادر نہیں ہوگا۔ 15

---

10 بخاری حدیث 3170، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 27010، کنز العمال حدیث 34479، مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5541۔ 11 بخاری حدیث 4919، جامع الاصول الجزری حدیث 859، مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5542۔ 12 مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5544، ترمذی حدیث 3353، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11693، ابن حبان حدیث 7360، کنز العمال حدیث 2949، مستدرک حاکم حدیث 3965، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 27212۔ 13 جامع الاصول فی احادیث الرسول حدیث 8711، ترمذی حدیث 2403، جامع صغیر حدیث 7987، کنز العمال حدیث 42716، مشکوٰۃ المصابیح حدیث 5545، البیہقی فی الزہد حدیث 716، جامع کبیر حدیث 992۔ 14 ترمذی حدیث 3333، مسند احمد حدیث 4806، مستدرک حاکم حدیث 8719، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 22456، الجامع الکبیر حدیث 5187، کنز العمال حدیث 38346، مجمع الزوائد حدیث 11468، مشکوٰۃ المصابیح 5547۔ 15 المعجم الکبیر حدیث 149، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34396، مشکوٰۃ حدیث 5548، مسند بزار حدیث 3891، کنز العمال حدیث 38917، مسند احمد حدیث 21494، مستدرک حاکم حدیث 8685، سنن نسائی حدیث 2085۔

نگینہ ریسرچ سنٹر

ازقلم: مفتی محمد آصف علی یوسفی (استاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

سوال: اگر کوئی شخص ہوا میں اُڑ کر دکھائے تو کیا یہ اُس کے ولی ہونے کی علامت ہے؟

جواب: مذکورہ سوال کی وضاحت سے قبل چند اصطلاحات کا سمجھنا بے حد ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

معجزہ:

''معجزہ'' کا مطلب عاجز کر دینا یعنی مجبور کر دینا' عقل کو حیران کر دینا' کسی کام کی کوئی سائنسی توجیہ سمجھ میں نہ آنا' اسباب کے بغیر کسی کام کا ہو جانا' وغیرہ معجزہ کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ''خرق عادت'' کام کو معجزہ کہتے ہیں۔ بعض خلاف عادت باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے رسولوں اور نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے ظاہر فرما دیتا ہے جن کے کرنے سے دُنیا کے لوگ عاجز ہوتے ہیں' تاکہ لوگ ان باتوں کو دیکھ کر نبی علیہ السلام کی نبوت کو سمجھ لیں' نبیوں اور رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ایسے خلافِ عقل کاموں کو معجزہ کہتے ہیں۔ 1

اِرہاص:

ارہاص کے معنی یعنی عمارت کو مضبوط و پختہ بنانا بنیاد مستحکم رکھنا' اس کے ذریعے نبوت کی دیوار کی پختگی کی جاتی ہے اصطلاحی معنی جو خرق عادت کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی کی نبوت ظاہر ہونے سے پہلے ظاہر ہو اس کو ارہاص کہا جاتا ہے' جیسا کہ واقعہ فیل کو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارہاصات میں شمار کیا گیا ہے۔ اَصْحَابُ الْفِيلِ الَّذِيْنَ كَانُوْا قَدْ عَزَمُوْا عَلٰى هَدْمِ الْكَعْبَةِ كَانَ هٰذَا مِنْ بَابِ الْاِرْهَاصِ لِمَبْعَثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ''جو چیزیں خلاف عادت اور خرق عادت کے طور پر نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مبارک پر نبوت کے اِظہار سے پہلے صادر ہو تو اُس کو ارہاص کہتے ہیں''۔ اَلْاِرْهَاصُ لِلنَّبِيِّ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ كَتَسْلِيْمِ الْاَحْجَارِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم 2 ''جیسے شفیع معظم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِظہار نبوت سے پہلے جب مکہ مکرمہ میں راستوں سے گزرتے تھے تو پتھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سلام پیش کرتے تھے''۔

کرامت:

کرامت وہ خرق عادت کام ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ولی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے جس کا مقصد اس کی تائید یا اس کی مدد یا اسے ثابت قدم رکھنا یا دین کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہے' کوئی ولی اپنی کوشش سے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ 3

معونت:

اَیسا خلاف عقل و عادت کام جو عام مؤمنین سے صادر ہو' اُسے معونت کہتے ہیں۔

اِستِدراج:

علامۃ الورٰی حامل لواءِ شریعت عبدالعزیز محمد بن حامد پر ہاروی رحمۃ اللہ علیہ ''نبراس'' شرح شرح عقائد کے مصنف تحریر فرماتے ہیں۔ اَلْاِسْتِدْرَاجُ لِلْكَافِرِ وَالْفَاسِقِ الْمُجَاهِرِ عَلٰى وَفْقِ غَرَضِهٖ سُمِّيَ بِهٖ' لِاَنَّهٗ يُوْصِلُهٗ بِالتَّدْرِيْجِ اِلَى النَّارِ ''اگر بے باک فاسق وفاجر یا کافر کے ہاتھ پر خلاف عادت کوئی چیز ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اَیسا کام آہستہ آہستہ اسے جہنم کی طرف لے جا رہا ہے''۔

---

1 شرح العقائد النسفیہ مبحث النبوات ص135' والمسامرۃ بشرح المسایرۃ ص240۔ 2 ابن کثیر جلد 4 ص549' النبراس' اقسام الخوارق ص272۔ 3 النبراس' اقسام الخوارق سبعۃ ص272۔

اِہانت:

اَلْاِهَانَةُ لِلْكَافِرِ وَ الْفَاسِقِ عَلٰى خِلَافِ غَرْضِهٖ كَمَا ظَهَرَ مِنْ مُسَيْلَمَةِ الْكَذَّابِ اِذْ تَمَضْمَضَ فِيْ مَآءٍ فَصَارَ مِلْحًا وَّ مَسَّ عَيْنَ الْاَعْوَرِ فَصَارَ اَعْمٰى

''کافر اور فاسق سے اس کے مقصد و مطلب کے خلاف کام کا رونما ہو جانا جیسے ملعون و مردود مسیلمہ کذاب نے پانی کو میٹھا کرنے کی غرض سے اس میں کلی کی تو وہ کڑوا ہو گیا اَیسے ہی کانے بندے کی آنکھ کو چھوا تا کہ اس کی دونوں آنکھیں درست ہو جائیں وہ الٹا اَندھا ہو گیا''۔

سحر:

اَلسِّحْرُ لِنَفْسٍ شَرِيْرَةٍ تُسْتَعْمِلُ اَعْمَالًا مَّخْصُوْصَةً بِاِعَانَةِ الشَّيَاطِيْنِ 4 ''جادو بھی خبیث اور شریر لوگ کرتے ہیں، سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے''۔

ان ساتوں اقسام کو شرح عقائد نسفیہ کی شرح النبراس میں علامۃ الورٰی حامل لواءِ شریعت علامہ عبدالعزیز محمد بن حامد پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں: اَقْسَامُ الْخَوَارِقِ سَبْعَةٌ اَحَدُهَا الْمُعْجِزَةُ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ. ثَانِيْهَا: اَلْكَرَامَةُ لِلْاَوْلِيَآءِ. ثَالِثُهَا: اَلْمَعُوْنَةُ لِعَوَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّنْ لَيْسَ فَاسِقًا وَّلَا وَلِيًّا. رَابِعُهَا: اَلْاِرْهَاصُ لِلنَّبِيِّ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ كَتَسْلِيْمِ الْاَحْجَارِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، خَامِسُهَا: اَلْاِسْتِدْرَاجُ لِلْكَافِرِ وَ الْفَاسِقِ الْمُجَاهِرِ عَلٰى وَفْقِ غَرْضِهٖ سُمِّيَ بِهٖ؛ لِاَنَّهٗ يُوْصِلُهٗ بِالتَّدْرِيْجِ اِلَى النَّارِ. سَادِسُهَا: اَلْاِهَانَةُ لِلْكَافِرِ وَ الْفَاسِقِ عَلٰى خِلَافِ غَرْضِهٖ كَمَا ظَهَرَ عَنْ مُسَيْلَمَةِ الْكَذَّابِ اِذْ تَمَضْمَضَ فِيْ مَآءٍ فَصَارَ مِلْحًا وَّ مَسَّ عَيْنَ الْاَعْوَرِ فَصَارَ اَعْمٰى. سَابِعُهَا: اَلسِّحْرُ لِنَفْسٍ شَرِيْرَةٍ تَسْتَعْمِلُ اَعْمَالًا مَّخْصُوْصَةً بِاِعَانَةِ الشَّيَاطِيْنِ 5

اس ساری عبارت کا ترجمہ اور مفہوم پیچھے تحریر کر دیا گیا ہے۔

محترم قارئین! اِن اصطلاحات کو ذہن نشین فرما کر اَب غور فرمائیں کہ ولایت کس کو کہتے ہیں۔

ولایت کی تعریف:

بدرالطریقۃ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ولایت ایک قربِ خاص ہے جو مولیٰ عزّ وجلّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔ نیز ولایت وَہبی شے ہے یعنی کہ ولایت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ انعام ہے نہ یہ کہ اَعمالِ شاقہ سخت مشکل اعمال سے آدمی خود حاصل کر لے' البتہ غالبًا اعمال حسنہ اِس عطیہ الٰہی کے لئے ذریعہ ہوتے ہیں' اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے۔ 6

اَعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ولایت کسبی نہیں محض عطائی ہے ہاں کوشش اور مجاہدہ کرنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی راہ دکھاتا ہے۔ 7

الملفوظ معروف بہ ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' حصہ اوّل ص 24-23 نیز آپ تحریر فرماتے ہیں: ''حاشا! نہ شریعت وطریقت دو راہیں ہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے ہیں' علامہ مناوی ''شرح جامع صغیر'' پھر عارف باللہ سیّدی عبدالغنی نابلسی ''حدیقہ ندیہ'' میں فرماتے ہیں: امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' عِلْمُ الْبَاطِنِ لَا يَعْرِفُهٗ اِلَّا مَنْ عَرَفَ عِلْمَ الظَّاهِرِ. ''(الحدیقۃ الندیہ' النوع الثانی جلد 1 ص 165) علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے' امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا' یعنی

4 النبراس اقسام الخوارق سبعۃ ص 274۔ 5 النبراس اقسام الخوارق سبعۃ ص 272۔ 6 بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ اوّل ولایت کا بیان۔ 7 فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 606۔

بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا''۔ 8

یاد رہے ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزَّ وجلَّ نے اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔

شیخ اکبر محی الدین محمد ابن العربی الحاتمی الطائی الاندلسی دُنیائے اِسلام کے ممتاز صوفی، عارف، محقق، قدوہ علماء اور علوم کا بحر بیکنار ہیں۔ اِسلامی تصوف میں آپ کو شیخ اکبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور تمام مشائخ آپ کے اس مقام پر تمکین کے قائل ہیں۔ آپ اپنی کتاب الفتوحات المکیہ میں تحریر فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ مَااتَّخَذَ وَلِیًّا جَاھِلًا۔ 9 اللہ عزوجل نے کبھی بھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔

محترم قارئین! یہ نظریہ ذہن نشین فرمالیں کہ کوئی ولی چاہے کتنے ہی بڑے منصب پر فائز ہو اس پر بھی لازم اور فرض ہوتا ہے کہ مکمل شریعت پر عمل کرے فرائض کی اَدائیگی بجالائے اور حرام سے اجتناب کرے۔

اِمام ابو المواہب عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرِ فِیْ بَیَانِ عَقَائِدِ الْاَکَابِرِ اَلْمَبْحَثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ ص204 پر تحریر فرماتے ہیں: قَدْ سُئِلَ الْقَاسِمُ الْجُنَیْدُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ قَوْمٍ یَقُوْلُوْنَ: بِاِسْقَاطِ التَّکَالِیْفِ، وَیَزْعُمُوْنَ اَنّ التَّکَالِیْفَ اِنَّمَا کَانَتْ وَسِیْلَۃٌ اِلَی الْوُصُوْلِ وَقَدْ وَصَّلْنَا، فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صَدَقُوْا فِی الْوُصُوْلِ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ۔ اَحکامِ شرعیّہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عَظیم ہو سُبکدوش نہیں ہوسکتا۔ بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے' سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ؟ اِلَی النَّارِ۔ 10 ''وہ سچ کہتے ہیں بے شک پہنچے مگر کہاں؟ جہنم کو''۔

معزز قارئین! ذہن میں رہے طریقت' شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ جو شریعت اور طریقت کو جدا جدا کرے وہ بے دین اور گمراہ ہے۔ امام محمد المعروف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اِنَّ الْبَاطِنَ اِنْ کَانَ مُنَاقِضًا لِلظَّاھِرِ فَفِیْہِ اِبْطَالُ الشَّرْعِ، وَھُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ: اِنّ الْحَقِیْقَۃَ خِلَافُ الشَّرِیْعَۃِ وَھُوَ کُفْرٌ لِاَنَّ الشَّرِیْعَۃَ عِبَارَۃٌ عَنِ الظَّاھِرِ وَالْحَقِیْقَۃُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْبَاطِنِ (فَمَنْ قَالَ: اِنّ الْحَقِیْقَۃَ تُخَالِفُ الشَّرِیْعَۃَ اَوِ الْبَاطِنَ یُنَاقِضُ الظَّاھِرَ فَھُوَ اِلَی الْکُفْرِ اَقْرَبُ مِنْہُ اِلَی الْاِیْمَانِ)۔ 11

اس کی وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: طریقت منافی شریعت نہیں۔ وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل مُتصوّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں: کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر والحاد ہے۔ 12

اَعلیٰ حضرت عظیم المرتبت پروانہ شمع رسالت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: شریعت' طریقت' حقیقت' معرفت میں باہم اصلاً کوئی اختلاف نہیں اس کا مدعی اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددین۔ شریعت حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہیں اور طریقت حضور کے اَفعال اور حقیقت حضور کے احوال اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ الی مالا یزال 13 ان پر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر) ان کی آل پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اللہ تبارک وتعالیٰ

8 فتاوی رضویہ جلد 21 ص 530۔ 9 الفتوحات المکیۃ جلد 3 ص 92۔ 10 بہار شریعت جلد 1 حصہ اول ص 267۔ 11 احیاء العلوم' کتاب قواعد العقائد'الفصل الثانی: فی وجہ التد ریج الی الارشاد۔۔۔ الخ جلد 1 ص 138۔ 12 بہار شریعت حصہ اول ص 266۔ 13 فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 460۔

رحمت برسائے جب تک مولیٰ تعالیٰ فرمائے۔

معزز قارئین کرام! اِس ساری بحث کو مدّنظر رکھ کر سوال پر غور فرمائیں اگر تو ہوا میں اڑنا یا کوئی اور خلاف عادت کام اَیسے شخص سے رونما ہوا جو واقعی اولیاء کی صفات کا حامل ہے تب تو وہ عمل کرامت ہوگا اور وہ شخص ولی اللہ لیکن اگر کسی فاسق وفاجر بے نمازی بدکردار نامحرم خواتین کے ساتھ میل جول رکھنے والا یا کافر کے ہاتھ پر خلاف عادت کوئی چیز ظاہر ہوتو اس کو استدراج کہتے ہیں جیسے دجال جب آئے گا تو اس کے ہاتھ پر بہت کچھ ظاہر ہوگا بادلوں کو حکم دے گا وہ اکٹھے ہوکر بارش برسانا شروع کردیں گے زمین پر پاؤں مارے گا وہ سونا چاندی اگل دے گی جو لوگ اس کو خدا مانیں گے ان کے گھروں کو دولت سے بھر دے گا اور جو اس کو اِلٰہ نہیں مانیں گے ان کے گھروں کا سامان دجال کے پیچھے چل پڑے گا جیسے کسی چیز کو پہیے لگ جاتے ہیں کوئی شے گھر میں نہیں رہے گی عجیب امتحان ہوگا عجیب وغریب چیزیں اس سے صادر ہوں گی یہ سب استدراج ہے۔ کرامت نہیں

اِستدراج کے متعلق اَقوال:

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقیٰ میں فرمایا: جس شخص کے لئے اور جس کے ہاتھ پر عجیب چیزیں ظاہر ہوں وہ احکامِ شریعت کا پورا پابند نہ ہوتو اَیسا شخص بے دین ہے اور جو خلافِ عادت چیزیں اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں وہ کرامات نہیں بلکہ دھوکہ اور استدراج ہے۔ سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کے سردار قطب ربانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ خلاف عادت فعل اگر ولایت سے متصف کسی شخص سے ظاہر ہوتو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر کسی شریعت کے مخالف شخص سے ظاہر ہوتو اسے استدراج کہتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 47 کے کالم نمبر 2 کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: 87 Tariq Block Garden Town Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء ہدیہ 120 روپے

تالیف: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حوالے سے یہ کتاب مستطاب ترتیب نو کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اِس کتاب میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سلسلہ میں جتنے سوالات ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں یا ہوں گے اُن سب کے عام فہم مگر مدلل جوابات آپ کو ملیں گے اور ہر بات باحوالہ ہے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندر روڈ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینئین پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینئین پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82-بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

حضرت سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور تقویٰ

از قلم: پیر طریقت رہبر شریعت منیر اسلام حضرت منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

اس پیکرِ سنّت، قاسمِ عرفان، مجمع روحانیت، آفتاب ولایت کا نام نامی اسم گرامی عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کنیت ابومحمد (رضی اللہ عنہ) القاب قطب الاقطاب فرد الاحباب، شیخ العالم محبوب سبحانی، غوث الثقلین وغیرہا اور غوث اعظم عرف ہے۔

اِس آفتابِ ولایت کا طلوع زرخیز قصبہ گیلان یا جیلان میں ہوا۔ آپ کے والد ماجد سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کا سلسلہ نسب شہزادۂ کونین حضرت اِمام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ کا سلسلہ نسب سیّد الشہداء حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے آپ کا سارا خاندان ہی اولیاء اللہ کا خاندان ہے۔ مرد بھی اولیاء اور خواتین بھی جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر شریف ساٹھ برس تھی۔ یکم رمضان المبارک 470ھ کو بوقت شب آپ حسن یوسف اخلاقِ محمدی، صدقِ صدیق اکبر، عدلِ عمر، حلمِ عثمان، علم وشجاعتِ حیدری کے ساتھ عالمِ قدس سے عالمِ اِمکان میں تشریف فرما ہوئے۔

تربیت و تعلیم:

آپ نے تصوف کے گہوارے میں پرورش پائی تھی۔ اَیسا معلوم ہوتا ہے کہ ولادت کے تھوڑے عرصہ بعد آپ کے والد بزرگوار اس دارِ فانی سے اِنتقال فرما گئے تھے۔ اِس لئے آپ کو آپ کے نانا سیّد عبداللہ صومعی نے اپنے کنارِ عاطفت میں لے لیا تھا اٹھارہ برس کی عمر تک آپ بلادِ جیلان ہی میں رہے پھر اپنے قدوم میمنت لزوم سے بغداد کو شرف بخشا۔

یہ چار سو میل سے زائد کا خطرناک سفر طے کر کے آپ 488ھ میں شہر بغداد میں رونق افروز ہوئے اور آئمہ اعلام وعلمائے عظام سے استفادہ فرمانے لگے۔ آپ نے پہلے قرآن کریم کو روایت وورایت اور قرأت سے پڑھا پھر فقہ واصول علمائے حنبلی (ابوالوفا علی بن عقیل، ابوالخطاب محفوظ الکلوانی، ابوالحسن محمد بن قاضی ابن یعلی، محمد بن حسین بن محمد فرا، قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخرمی) سے پڑھا اور شیوخ ذیل سے علم حدیث حاصل کیا۔

ابوغالب محمد بن الحسن الباقلانی، ابوسعد محمد بن عبدالکریم بن خنیش، ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون الرسی، ابوبکر احمد بن مظفر، ابومحمد جعفر بن احمد القاری السراج، ابوالقاسم علی بن احمد الکرخی، ابوعثمان اسمٰعیل بن محمد الاصیہانی، ابوطالب عبدالقادر محمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف، ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف، ابوالبرکات ہبۃ اللہ السقطی، ابوالعزیز محمد بن مختار الہاشمی، ابونصر محمد وابوغالب احمد وابوعبداللہ یحییٰ، ابناء الامام ابی علی الحسن بن البنا، ابو الحسین المبارک المعروف بابن الطیوری، ابومنصور عبدالرحمٰن القزاد ابوالبرکات طلمۃ القاقولی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اور علامہ ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی سے علم ادب حاصل کیا۔ (بہجہ ص106)

تحصیل علوم میں آپ کو سخت تکالیف کا سامنا ہوا۔ والدہ ماجدہ نے چالیس دینار جو دیئے تھے وہ تو راستے ہی میں خرچ ہو گئے ہوں گے۔ بغداد پہنچتے ہی فقر وفاقہ پیش آیا ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں ابتدائے حال میں بیس روز بغداد میں ٹھہرا مجھے کھانے کو کوئی چیز نہ ملتی تھی اور نہ کوئی مباح شے ہاتھ آتی تھی۔ تنگ آ کر میں ایوانِ کسریٰ کے ویرانے کی طرف نکلا کہ شاید کوئی مباح چیز ملے مگر میں نے وہاں ستر ولیوں کو پایا۔ جو سب کے سب میری طرح پیٹ کے لئے مناجات کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ ان کی مزاحمت کرنا مروّت سے بعید ہے۔ اس لئے مَیں بغداد کی طرف لوٹ آیا۔ راستے میں مجھے اپنے وطن کا ایک شخص ملا۔ جس سے میں واقف نہ تھا اُس نے مجھے ایک پارۂ زرد دیا۔ اور کہا کہ تیری والدہ نے یہ تیرے واسطے بھیجا ہے۔ میں اُس لے کر جلد ویرانے کی طرف واپس۔ اس میں سے کچھ اپنے

واسطے رکھ لیا اور باقی ان ستر ولیوں میں تقسیم کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے ہو چھا کہ یہ کیسا ہے۔ میں نے کہا کہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ مگر میں نے پسند نہ کیا کہ سب اپنے پاس رکھ لوں۔ پھر بغداد میں آیا اور جو میرے پاس باقی تھا۔ اس کے عوض کھانا لیا اور فقیروں کو آواز دی پس ہم سب نے مل کر کھایا۔ (بہجہ ص 103)

اِسی طرح والدہ ماجدہ نے ایک دفعہ آٹھ دینار بھیجے۔ وہ بھی جلد صرف ہو گئے۔ ابوبکر تمیمی کا بیان ہے کہ میں نے سیّدنا شیخ محی الدین کو سنا کہ فرماتے تے۔ ایک قحط میں جو بغداد میں پڑا مجھے اَیسی تنگی ہوئی کہ کئی دن کھانا نہ کھایا۔ ایک روز بھوک کی شدت سے دریا کے کنارے کی طرف نکلا تا کہ کاہو کے پتے یا سبزی وغیرہ جو ملے کھالوں۔ مگر جہاں جاتا وہاں پہلے ہی کوئی موجود ہوتا۔ اگر کوئی چیز ملتی تو اُس پر فقیروں کا ہجوم ہوتا جن کی مزاحمت مجھے پسند نہ آئی اس لئے میں لوٹ آیا۔ یہاں تک کہ شہر میں سوق الریحانین کی مسجد کے پاس پہنچا مجھے غایت درجے کی بھوک لگی ہوئی تھی اور صبر کرنے سے عاجز آ گیا تھا۔ میں مسجد میں داخل ہوا اور قریب الموت ایک گوشہ میں ہو بیٹھا۔

ایک عجمی جوان آیا جس کے پاس چند روٹیاں اور شوربا تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔ جب وہ لقمہ اٹھاتا تو بھوک کی شدت سے میں اپنا منہ کھولنے کو ہوتا۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے نفس کو ملامت کی اور کہا یہ کیا؟ یہاں اللہ اور موت کے سوا نہیں۔ اچانک اس عجمی نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا۔ بھائی آیئے۔ بسم اللہ! مَیں نے اِنکار کیا اُس نے اصرار کیا اور مجھے قسم دلائی۔ میرے نفس نے مان لینے میں جلدی کی پس میں نے آہستہ آہستہ کھایا وہ مجھے پوچھنے لگا تیرا شغل کیا ہے تو کہاں کا رہنے والا ہے میں نے کہا میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور علم فقہ پڑھتا ہوں یہ سن کر اُس نے کہا میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں۔ کیا تو ایک جیلانی نوجوان عبدالقادر کا نام جانتا ہے۔ میں نے کہا وہ تو میں ہی ہوں۔ اس پر وہ گھبرا گیا اور اس کا رنگ بدل گیا مجھ سے کہنے لگا بھائی اللہ کی قسم میں بغداد میں پہنچا میرے پاس نفقہ باقی تھا۔ میں نے آپ کا پتہ پوچھا مگر کسی نے نہ بتایا یہاں تک کہ میرا نفقہ ختم ہو گیا ختم ہونے کے بعد تین دن مَیں اِس حالت میں رہا کہ آپ کی اَمانت کے سوا میرے پاس کھانا خریدنے کو کچھ نہ تھا۔ مَیں نے دِل میں کہا کہ تین دن ہو گئے ہیں۔ اِس حال میں شریعت نے بھی میرے لئے مردار کا کھانا جائز رکھا ہے اِس لئے مَیں نے آپ کی اَمانت میں سے روٹی اور شوربا خریدا اَب آپ حلال وطیب کھانا کھائیں کیونکہ یہ آپ ہی کا ہے۔ مَیں تو آپ کا مہمان ہوں۔ پہلے بظاہر یہ میرا تھا اور آپ میرے مہمان تھے۔ مَیں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ آپ کی والدہ نے آپ کے لئے آٹھ دینار میرے ہاتھ بھیجے تھے جن میں سے میں نے کھانا خرید لیا تھا میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں کہ مَیں نے آپ کی اَمانت میں خیانت کی۔ گو شریعت کی طرف سے مجھے گنجائش تھی۔

اُس کا یہ جواب سن کر میں نے اُسے تسلی دی اور خوش کیا اور جو کھانا بچ رہا وہ بھی اور کچھ دینار بھی اسے دے دیئے جو اُس نے لے لئے اور چلا گیا۔

آپ کا سلوک اور مجاہدہ:

آپ نے علوم ظاہری کے ساتھ علم طریقت بھی حضرت ابو الخیر حماد بن مسلم دباس سے حاصل کیا۔ چنانچہ شیخ عبداللہ جبائی معتزلہ کا قول ہے کہ:۔

سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک روز میرے جی میں یہ بات آئی کہ فتنوں کی کثرت کے سبب میں بغداد سے نکل جاؤں۔ اِس لئے مَیں نے قرآن مجید لیا اور اسے شانے پر سے لٹکایا اور باب حلبہ کی طرف چلا کہ اس سے جنگل کی طرف نکل جاؤں۔ ایک ہاتف نے آواز دی تو کہا جاتا

ہے اور مجھے ایک اَیسا دھکا دیا کہ میں چت گر پڑا۔ پھر اُس نے کہا کہ لوٹ جا کیونکہ تجھ سے لوگوں کو فائدہ ہے۔ مَیں نے کہا مجھے خلقت سے کیا کام میں اپنے دین کی سلامتی چاہتا ہوں۔ اس نے کہا لوٹ جا تیرا دین سلامت رہے گا۔ اس کے بعد مجھ پر اَیسے حالات وارد ہوئے جن میں کچھ التباس تھا۔ اس لئے مَیں خدا سے چاہتا تھا کہ کوئی اَیسا آدمی ملادے جو ازالہ التباس کردے۔ جب دوسرا دن ہوا تو مَیں مظفریہ میں سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا اور مجھے کہا۔ عبدالقادر یہاں آ۔ مَیں اُس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اُس نے مجھے کہا تو نے کل رات کیا طلب کیا تو (یا یوں کہا تو نے رات کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے کیا سوال کیا تھا) یہ سن کر مَیں چپ ہوگیا اور حیران تھا کہ کیا جواب دوں وہ مجھ پر خفا ہوا اور اس زور سے دروازہ بند کیا کہ اطراف دروازہ سے میرے چہرہ کی طرف گرد اڑی جب میں کچھ دُور نکل گیا تو مجھے رات کا سوال یاد آگیا اور خیال گزرا کہ وہ شخص صالحین یا اَولیاء اللہ میں سے ہے اِس لئے مَیں اُس دروازے کو ڈھونڈنے لوٹا۔ مگر نہ ملا اور مجھے رنج ہوا۔ وہ شخص شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ تھے۔ بعدازاں مَیں نے اُن کو پہچان لیا اور اُن کی صحبت میں رہا۔ شیخ موصوف نے میرے اَشکال کو حل کردیا۔

سلوک میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا طریقہ بلحاظ شدت ولزوم بے نظیر تھا۔ مشائخ زمانہ میں سے کسی کو طاقت نہ تھی کہ ریاضت میں آپ کو برابری کرے۔ آپ کا طریق کار امور ذیل پر مشتمل تھا۔

تفویض وتسلیم' قلب وروح کی موافقت' ظاہر وباطن کا اتحاد' صفات اِنسانیہ سے انسلاخ اور نفع ونقصان اور قرب وبعد کی رویت سے غیبت ہر حال میں ثبوت مع اللہ' تجرید توحید اور توحید تفرید جس کے ساتھ مقامِ عبودیت میں حضور ہو اور وہ عبودیت کمال ربوبیت کے لحظہ سے مستمد ہو۔ ہر خطرہ ولحظہ ونفس و وارد حال میں کتاب وسنت کو ملحوظ رکھنا شکوک کی کشش اور اغیار کے تنازع سے قلب وباطن کا پاک ہونا۔ احکام شریعت کی پابندی اور اسرار حقیقت کا مشاہدہ۔ (بہجہ ص84)

شیخ ابوالعباس احمد بن یحیٰ بغدادی معروف بہ ابن الدبیقی کا بیان ہے کہ مَیں نے 558ھ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے فرمارہے تھے۔ میں پچیس سال عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا اور پندرہ سال نماز عشاء پڑھ کر قرآن کریم شروع کردیتا اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر اور نیند کے خوف سے میخ دیوار ہاتھ میں پکڑ کر صبح تک ختم کردیا۔ ایک رات میں ایک سیڑھی پر چڑھ رہا تھا۔ میرے نفس نے کہا کاش تو ایک گھڑی سو جائے اور پھر اُٹھ کھڑا ہو' جونہی یہ خطرہ میرے دل میں آیا میں ٹھہر گیا اور ایک پاؤں پر کھڑا ہوگیا اور قرآن کریم شروع کیا۔ یہاں تک کہ اِسی حالت میں ختم کردیا۔ تین دن سے چالیس دن تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ ملتا۔ نیند متشکل ہوکر میرے پاس آتی۔ میں اُس پر چلّاتا اور وہ چلی جاتی۔ دُنیا اور اُس کی متلذذات وشہوات کبھی اچھی اور کبھی بُری شکلوں میں میرے پاس آتی تھیں مَیں ان کو دھتکارتا اور وہ بھاگ جاتیں مَیں اس برج میں جسے اَب میرے قیام طویل کے سبب برج عجمی کہتے ہیں گیارہ سال رہا۔ مَیں نے اس میں خدا سے عہد کیا تھا کہ کھاؤں گا جب تک تم نہ کھلاؤ گے اور نہ پیوں گا جب تک تم نہیں پلاؤ گے۔ پس مَیں چالیس روز کھانے پینے کے بغیر رہا۔ اُس کے بعد ایک شخص نان وطعام لے کر آیا اور میرے آگے رکھ کر چلا گیا۔ بھوک کی شدت سے میرا نفس کھانے ہی کو تھا کہ مَیں نے کہا۔ اللہ کی قسم مَیں اس عہد کو نہ توڑوں گا جو میں نے اپنے پروردگار سے کیا ہے پس میں نے اپنے باطن سے ایک چلّانے والے کی آواز سنی کہ ہائے بھوک۔ مگر مَیں اس سے نہ ڈرا شیخ ابوسعید مخرمی مجھ پر گزرے۔ انہوں نے چلّانے والے کی آواز سنی میرے پاس آکر کہا: عبدالقادر یہ کیا ہے؟ مَیں

نے کہا یہ نفس کا قلق و اضطراب ہے مگر روح اپنے مولیٰ سے حالت سکون وقرار میں ہے شیخ موصوف نے فرمایا باب ازج کی طرف آؤ یہ کہہ کروہ چلے گئے اور مجھے میرے حال پر چھوڑ گئے۔ مَیں نے دِل میں کہا بجز اَمر کے مَیں اس مکان سے نہ نکلوں گا۔ پھر ابو العباس خضر علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اُٹھو! ابو سعید کے پاس چلو پس مَیں اُن کے پاس گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے گھر کے دروازے میں کھڑے میری راہ تک رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کیا میرا قول آپ کے لئے کافی نہ ہوا۔ یہاں تک کہ خضر علیہ السلام نے آپ سے وہی فرمایا جو مَیں نے کہا تھا پھر وہ مجھے اپنے گھر لے گئے وہاں میں نے کھانا تیار پایا وہ مجھے کھلانے لگے یہاں تک کہ میں سیر ہوگیا۔ پھر انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور میں ان کی خدمت میں تحصیل علم میں مشغول ہو گیا۔ (بہجہ ص59)

شیخ علی بن ابی نصر الہیتی فرماتے ہیں کہ مَیں نے سیّدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور شیخ بقا بن بطور رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کی۔ مَیں نے دیکھا کہ اِمام موصوف رضی اللہ عنہ اپنی قبر مبارک سے نکلے اور سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا اور خلعت پہنائی اور فرمایا اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) میں علم شریعت وعلم حقیقت وعلم حال وفعل حال میں تیرا احتاج ہوں۔ (بہجہ ص119)

وعظ وتدریس وافتاء:

جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ علوم ظاہری باطنی سے فارغ ہوئے تو وعظ وتدریس پر مامور ہوئے۔ آپ کی پہلی مجلس وعظ حلبہ برانیہ میں ماہ شوال 521ھ ظہر سے پہلے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو وعظ کیوں نہیں کرتا؟ مَیں نے عرض کی ابا جان! مَیں عجمی (غیر فصیح) ہوں۔ بغداد میں فصحائے عرب کے سامنے کس طرح کلام کروں۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا منہ کھول مَیں نے منہ کھولا۔ تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات بار لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو وعظ کر اور حکمت ومواعظہ حسنہ سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلا پس مَیں نماز ظہر پڑھ کر بیٹھ گیا۔ بہت سے لوگ میرے پاس آئے مَیں گھبرا گیا۔ پس مَیں نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں اپنے آگے کھڑے دیکھا۔ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے! تو وعظ کیوں نہیں کرتا؟ مَیں نے کہا۔ ابا جان مَیں گھبرایا گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنا منہ کھول۔ مَیں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ بار اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا مَیں نے عرض کی پورے سات بار کیوں نہیں ڈالتے؟ آپ نے فرمایا کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اَدب کی وجہ سے اَیسا نہیں کرتا یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے غائب ہوگئے اور مَیں نے وعظ شروع کر دیا۔ (بہجہ ص26)

تھوڑے عرصہ میں آپ کے وعظ میں لوگ بکثرت شامل ہونے لگے جب باب الحلبہ کے مصلے میں گنجائش نہ رہی تو آپ کی کرسی شہر سے باہر عید گاہ میں لے گئے وہاں بھی لوگ جوق در جوق شوق سے گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اُونٹوں پر آیا کرتے تھے۔ حاضرین مجلس کی تعداد تقریباً ستر ہزار ہوا کرتی تھی۔ (بہجہ ص92)

آپ کی مجلس میں اکابر مشائخ عراق علمائے کرام ومفتیان عظام کے علاوہ ملائکہ وجن وغیرہ رجال غیب بکثرت حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب آپ کرسی پر رونق اَفروز ہوتے تو آپ کی ہیبت سے کوئی شخص لعاب دہن نہ پھینکتا، نہ ناک صاف کرتا، نہ کلام کرتا اور نہ اُٹھ کر وسطِ مجلس سے جاتا۔ حاضرین پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ آپ کی مجلس میں دَور ونزدیک بیٹھنے والے آپ کی آوز یکساں سنتے تھے۔ آپ اہل مجلس

کے خطرات قلبی کے موافق کلام فرماتے تھے۔

آپ نے چالیس سال لوگوں کو وعظ فرمایا اور پینتیس سال اپنے مدرسے میں تدریس وافتاء کا کام سرانجام دیا۔

ایک روز حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تقریباً دس ہزار لوگ جمع تھے۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو نیند آگئی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ چپ ہوجاؤ۔ پس وہ ایسے چپ ہوئے کہ گویا ان کے سانسوں کے سوا کسی اور چیز کی آواز سنائی نہ دیتی تھی پھر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ منبر شریف سے اُترے شیخ علی کے آگے اَدب سے کھڑے ہوگئے اور اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر شیخ علی جاگ اُٹھے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اُن کی طرف دیکھنے لگے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے خواب میں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو دیکھا شیخ نے جواب دیا۔ ہاں آپ نے فرمایا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے لئے ہی مَیں نے اَدب کیا تھا۔ پھر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے آپ کو کیا وصیت فرمائی شیخ علی نے جواب دیا کہ آپ کی خدمت اَقدس میں رہنے کی۔ راوی کا قول ہے کہ پھر شیخ علی سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قول (حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کیلئے ہی مَیں نے اَدب کیا تھا) کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے جواب دیا کہ مَیں نے تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا۔ مگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حالتِ بیداری میں دیکھا۔ اُس دن سات آدمیوں نے اِنتقال فرمایا۔ اُن میں سے بعض تو مجلس ہی میں اِنتقال کر گئے اور بعض کو بے ہوشی کی حالت میں گھر لے گئے جہاں اُسی دن اُن کا اِنتقال ہوگیا۔ (بہجہ ص 26)

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِخیر میں حصہ لیں

فلاحِ اِنسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔ پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیراندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام
050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب میزان بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' A-977 بلاک B-III گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور 042-36880027-28

معمولاتِ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ازقلم: مفتی سیّد عبدالرؤف شاہ (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

زندہ اقوام ہمیشہ اپنے اَسلاف کے کارنامے اور طرُق یاد رکھتی ہیں اور آنے والی نسلوں کو اُن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرتی ہیں۔ تاکہ اِن بزرگ شخصیات کے معمولات اور تعلیمات سے نئی نسل استفادہ کرے اور انہی تعلیمات کے ذریعے زندگی کی راہیں متعین کر کے بدامنی اور افتراق سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ اِس جدت پسندی اور ماڈرن دور کے یورپ پر بھی اگر آپ نظر دوڑائیں گے تو آپ کو یہ مسلمہ حقیقت دکھائی دے گی کہ انہوں نے اپنے آباء کے ورثہ کو کیسے سنبھالا لیکن دوسری طرف انگریز نے جبہ و دستار میں ملبوس اپنے کچھ اَیسے کارندے بھی تیار کئے جو بزرگانِ دین کا نام سنتے ہی بدکتے ہیں اور مختلف حیلوں بہانوں سے امت مسلمہ کو اپنے اَکابرین سے دُور کرنے کی مذموم سعی میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ یہ عمل انتہائی راز داری اور دین کے لبادے میں سرانجام دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے سادہ لوح عوام لاشعوری طور پر اِس رام فریب میں آجاتے ہیں اِس بات میں کس کو شک ہوسکتا ہے کہ مسلمان کے لئے قرآن وسنت ہی حجت ہیں اور اسے اپنے نظام حیات میں انہیں سے راہنمائی لینی چاہئے مگر یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ اگر دین و شریعت کی بلند و بالا عمارت سے اِمام اعظم ابوحنیفہ، اِمام مالک، اِمام شافعی، اِمام احمد بن حنبل، اِمام بخاری، اِمام مسلم، اِمام ترمذی، قاضی عیاض، حضرت حسن بصری، حضرت جنید بغدادی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی اور اِمام احمد رضا خان علیہم الرحمہ جیسے اَساطین کو نکال دیا جائے جن کے واسطے سے دینِ اِسلام ہم تک پہنچا ہے تو امت مسلمہ کے پاس کیا بچے گا۔

اِسلامی عقائد، احکام، معاملات اور عبادات کے مکمل فہم کے لئے ہمیں اپنے چودہ سو سالہ تہذیبی ورثے اور تعامل کو سامنے رکھنا ہوگا۔ قرونِ اولیٰ سے لے کر موجودہ دَور تک جن نفوسِ قدسیہ نے عملِ پیہم اور جہدِ مسلسل کے ذریعے پرچم اسلام کو بلند رکھا ان کی خدمات سے صرفِ نظر کر کے اور دور اَز کار تاویلات کا سہارا لے کر دین اسلام میں نقب زنی کرنے کی اِجازت کیسے دی جاسکتی ہے۔ نام نہاد لبرل ازم کے دعویدار اسے تنگ نظری اور شخصیت پرستی کا نام دیتے ہیں۔ مگر جب انہیں یہ باور کرایا جائے کہ آپ کے یہ خیالات بھی کسی شخصیت کی پیروی کا نتیجہ ہیں تو بغلے جھانکنے لگتے ہیں۔

حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ الاسلام والمسلمین محبوب رب العالمین حجۃ اللہ علی العلمین سیدمحی الدین ابومحمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی اپنے دَور کی نابغۂ روزگار شخصیت ہیں، خدمت دین کے حوالے سے آپ کا مقام بہت بلند ہے اور آپ کے معمولات اور گفتار و کردار سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ دار ہیں بلکہ آپ کے معمولات و کردار آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

حسنِ نیّت:

کسی بھی انسان کا اچھا کردار اور حسن عمل اس کی حسن نیت کا نتیجہ ہوتا ہے صحیح بخاری شریف کی مشہور حدیث پاک ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ''اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے''۔

اور دوسری حدیث شریف میں ہے: **نیة المومن خير من عمله** ''مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

چنانچہ ایک مرتبہ روز چہار شنبہ 27 ذی الحجہ 519 ہجری میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الساحی بغداد شریف کے قبرستان موسوم بہ شونیری میں فقہاء اور قراء کی جماعت کے ساتھ تشریف لے گئے اور حضرت شیخ حماد دیاس رضی اللہ عنہ کی قبر پر بہت دیر تک قیام فرمایا۔ یہاں تک کہ دھوپ میں شدت پیدا ہوگئی فقہاء اور قراء آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ فاتحہ خوانی سے فارغ

ہو کر جب حضور نے مراجعت فرمائی تو چہرہ پُرمسرت کے آثار دیکھ کر ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے سبب دریافت کیا۔ تو فرمایا 15 شعبان 499 ہجری بروز جمعۃ المبارک شیخ حماد رضی اللہ عنہ اور ان کے مریدین کے ساتھ بغداد سے باہر قصبہ نکلا کہ ہم سب نماز جمعہ جامعہ الرصافہ میں اَدا کریں۔ جب ہم قنطرۃ الیہود نامی پل پر پہنچے تو مجھے شیخ حماد رضی اللہ عنہ نے دھکا دے کر نہر میں گرا دیا۔ گرتے وقت میں نے بسم اللہ پڑھ کر غسل جمعہ کی نیت کر لی میں ایک اونی جبہ پہنے ہوئے تھا اور ایک جبہ میرے ہاتھ میں تھا اس کو پانی سے بچانے کے خیال میں مَیں نے ہاتھ کو بلند کر دیا وہ لوگ مجھ کو چھوڑ کر چل دیئے مَیں نے پانی سے نکل کر جبہ نچوڑ کر چل پڑا چلہ کی سردی پڑ رہی تھی اس عمل سے مجھے سخت تکلیف ہوئی مگر میں سرعت کے ساتھ نکل کر ان سے جاملا۔ شیخ حماد کے مریدین نے مجھے کچھ کہنا چاہا تو شیخ نے ان کو جھڑک دیا اور کہا کہ میں بغرض آزمائش ان کو تکلیف دیتا ہوں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ پہاڑ کی طرح ان میں جنبش ہی نہیں ہوتی۔ پھر غوثِ اعظم نے فرمایا کے اس وقت شیخ حماد رضی اللہ عنہ کو قبر میں دیکھا نورانی پوشاک پہنے ہوئے ہیں۔ جو موتیوں سے آراستہ ہے اور سر پر یاقوتی تاج پہنے ہوئے ہیں۔ اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن اور پیروں میں سونے کے جوتے ہیں مگر وہاں پر ان کا دایاں ہاتھ حرکت نہیں کرتا میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ ہی ہاتھ ہے جس نے آپ کو دھکا دیا ہے۔ اِس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے معطل کر دیا ہے تو کیا آپ معاف فرماتے ہیں۔ تو مَیں نے کہا ہاں معاف کیا فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا کریں کہ اس کو درست فرمادے چنانچہ مَیں نے دُعا کی۔ اور پانچ ہزار اَولیاء اپنی قبروں میں کھڑے ہو کر میری دُعا کے مقبول ہونے کے لئے دُعا کرنے لگے۔ تو مَیں اتنی دیر تک دُعا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری دُعا کو قبول فرمایا۔ اور شیخ کا ہاتھ درست ہوا تو آپ نے اس ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کیا اور بہت مسرور ہوئے۔ ان کے سرور سے مجھ کو بھی مسرت ملی۔ جب واقعہ کا بغداد میں چرچہ ہوا تو شیخ حماد کے مریدین سے مشائخ اور صوفیاء کا ایک گروہ مخلوق کے انبوہِ کثیر کے ساتھ مدرسہ پہنچا تاکہ اس واقعہ پر دلیل طلب کر سکیں۔ لیکن قادری جلال ہیبت سے اس درجہ مرعوب ہوئے کہ مہر سکوت لگ گئی اور ان مشائخ اور صوفیاء میں سے ایک فرد بھی اظہار مدعا پر قادر نہ ہوا۔ بالآخر غوث اعظم نے خود سے مدعا بیان کیا اور ارشاد فرمایا مشائخ میں جن دو کو چاہیں آپ منتخب کریں ان شاءاللہ میرا بیان کردہ واقعہ کی تصدیق کر دیں گے۔

چنانچہ یوسف ہمدانی جو اس زمانہ میں بغداد آئے ہوئے تھے اور شیخ (عبدالرحمٰن کردی) جو پہلے سے بغداد میں موجود تھے۔ ان دونوں کو منتخب کیا جو کشف کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے تصدیق کرانے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی مگر آپ نے فرمایا اسی وقت تصدیق کر دی جائے گی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سر جھکا کر بیٹھ گئے اور سامنے وہ دونوں شیوخ بھی سر جھکا کر بیٹھ گئے جس وجہ سے باقی شیوخ باہر چلے گئے اَبھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ شیخ یوسف آواز بلند کرتے ہوئے باہر مدرسہ کی طرف بھاگے اتنے میں شیخ عبدالرحمٰن بھی باہر کی طرف گئے اور حاضرین سے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر گواہ بنایا اور شیخ یوسف نے فرمایا کہ مجھے شیخ حماد نے کلمہ ارشاد فرمایا جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ لفظ لفظ حقیقت ہے اور شیخ عبدالرحمٰن نے بھی وہی بیان کیا۔

بعد از تمام شیوخ اپنے مطالبہ پر استغفار کرتے ہوئے اپنے جگہوں سے مراجعت فرمائی۔

ذوقِ عبادت:

حضور سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے صنعائے باطن کے لئے بہت کام کیا لوگوں کی تربیت کے ساتھ خود بھی زہد وتقویٰ اور مجاہد و ریاضت کی طرف آپ کی رغبت خوب تھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

مجاہد و ریاضت کے زمانہ میں ایک دفعہ مَیں برہنہ سر و پا صحرا میں پھر رہا تھا کانٹے پاؤں میں چبھ رہے تھے اور سورج کی تپش

سے کلیجہ کھول رہا تھا مگر مَیں اپنی حالت میں مگن تھا اور چلتے چلتے بیہوش ہو کر گر پڑا اِتنے میں اتفاق سے کچھ لوگ وہاں آ گئے اور وہ مجھے مردہ سمجھ کر آبادی میں لے گئے اور دفن کی تیاری کرنے لگے جب مجھے غسل دینے لئے تختہ دار پر ڈال کر پانی مجھ پر بہایا گیا تو مجھے ہوش آ گیا میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور سمجھا کہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے مجھے نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ (طبقات الکبریٰ جلد 1 ص 109)

حضرت شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے چالیس سال شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت کی اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرما لیتے اور دو رکعت نماز اَدا فرماتے آپ عشاء کی نماز پڑھ کر جب حجرہ میں داخل ہوتے تو آپ کے ساتھ اور کوئی نہ داخل ہوتا اور حجرہ میں سے آپ نماز فجر کے لئے نکلتے تھے مَیں نے آپ کا یہ معمول دیکھا کہ آپ رات کے شروع میں کچھ نفل اَدا فرماتے اور ذکر کر کے یہاں تک کہ رات کا پہلا ثلث گزر جاتا آپ فرماتے ''احاطہ کرنے والا رب گواہ' کافی' حساب لینے والا' کارساز' مصور اور پیدا کرنے والا رب''۔

پھر کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا اور کبھی طاقتور اور کبھی آپ ہوا میں بلند ہو کر میری نظروں سے غائب ہو جاتے پھر اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے اور تلاوت قرآن مجید کرتے اور بہت طویل سجدے کرتے اسی حالت میں رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا پھر آپ مراقبہ و مشاہدہ میں مشغول ہو جاتے اور بہت متوجہ ہو کر بیٹھتے آپ کو اَیسا نور ڈھانپ لیتا تھا کہ عنقریب آنکھوں کو اُچک لے حتیٰ کہ آپ صبح کی نماز کی طرف نکلتے۔ (بہجۃ الاسرار ص 164)

حضرت شیخ محمد بن نجاز حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے زہد و تقویٰ اور شب بیداری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

آپ بہت بڑے عالم اور صاحب کرامات تھے تحمل علم کے لئے بغداد آئے اصول و فروع اور اختلاف آئمہ میں کمال حاصل کیا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے یہاں تک کہ ان کی شہرت عروج کو پہنچ گئی۔

پھر آپ نے خلق سے قطع تعلق، خلوت' سیر و سیاحت اور نفس کے ساتھ شدید مجاہدے شروع کر دیئے' نفس کی مخالفت میں سخت ریاضتیں اور دشوار مراحل عبور کئے ان میں راتوں کو جاگنا' فاقہ کشی اور آبادیوں سے دُور جنگلات اور ویرانوں کو مسکن بنانا شامل ہے۔ (قلائد الجواہر ص 7)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خوف خدا' خشیت الٰہی کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے دیکھا کہ آپ حرم کے سنگریزوں پر سجدہ ریز ہو کر عرض کر رہے تھے الٰہی! مجھے بخش دے اگر مَیں مستحق عذاب سمجھا جاؤں تو قیامت کے روز مجھے نابینا اُٹھا! تاکہ تیرے بندوں کے سامنے شرمسار نہ ہوں۔ (گلستان سعدی باب 2 حکایت 3)

حسن اخلاق:

حافظ ابو عبداللہ محمد یوسف آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ علماء' فقراء اور عوام میں بہت مقبول تھے اکابرین اسلام کا اہم ستون' عوام خواص سب آپ سے فیض یاب ہوئے مستجاب الدعوات تھے' یاد الٰہی میں آنسو بہانے والے اور ذکر کرنے والے تھے انتہائی نرم دل' خندہ رو' کریم النفس' وسعت علم' پاکیزہ اخلاق کے مالک اور عالی نسب تھے عبادات اور مجاہدات میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ (قلائد الجواہر ص 8-7)

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء کا خاص خیال کرتے احباب میں سے جو موجود نہ ہوتے ان کی خیریت دریافت فرماتے اپنے متعلقین کی غلطیوں سے درگزر فرماتے آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ہر شخص یہی سمجھتا کہ مجھ سے خصوصی تعلق خاطر ہے۔

شیخ ابوالمظفر کا بیان ہے: آپ سے زیادہ بلند اخلاق' فراخ حوصلہ' کریم النفس' رقیق القلب اور عہد و دوستی نبھانے والا

شخص میری نظر میں نہیں گزرا‘ اس قدر جلالت شان اور وسیع علم کے باوجود بچوں کے ساتھ ٹھہر جاتے‘ بڑوں کی عزت کرتے‘ سلام میں پہل کرتے کمزوروں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے‘ غریبوں کے ساتھ تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آتے آپ کبھی کسی وزیر یا بادشاہ کے دروازے پر نہیں گئے۔ (قلائد الجواہر ص19)

شیخ ابو القاسم عمر بن بزاز آپ کے اوصاف کے متعلق فرماتے ہیں: ہم شیخ محی الدین عبد القادر (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے گویا وہ ایک خواب تھا اور جب ہم جاگے تو ہم نے اُن کو گم کر دیا آپ کے اخلاق بہت اچھے تھے آپ کے اوصاف پسندیدہ تھے آپ کی ذات بری عادات سے کوسوں دُور تھی آپ بہت سخی تھے‘ ہر رات دستر خوان بچھانے کا حکم دیتے مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے‘ ضعیفوں کے ساتھ بیٹھا کرتے‘ بیماروں کی عیادت کرتے‘ طلب علم پر صبر کرتے ان کا ہم نشین کبھی یہ خیال نہ کرتا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ آپ کے نزدیک مکرم ہے۔ آپ کے وہ اصحاب جو غائب ہوتے ان کی خبر گیری کرتے ان کا حال دریافت کرتے اور ان کی دوستی کی حفاظت فرماتے اور ان کی برائیوں کو معاف کرتے اور جو قسم کھاتا اس کا اعتبار کرتے اور اپنا علم اِس کے بارے میں مخفی رکھتے‘ مَیں نے ان سے بڑھ کر کسی کو حیادار نہیں دیکھا۔ (بہجۃ الاسرار ص200)

شیخ ابو المعمر المظفر بیان کرتے ہیں: مَیں ایک دن آپ کے دولت خانہ پر تھا آپ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے کہ چھت سے کچھ مٹی گری آپ نے اس کو جھاڑ دیا تین مرتبہ ایسا ہوا چوتھی مرتبہ آپ نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک چوہیا پھر رہی تھی آپ نے فرمایا: تیرا سر اُڑ جائے تو اس کا جسم ایک طرف اور سر دوسری طرف گر پڑا آپ نے لکھنا چھوڑ دیا اور رونے لگے مَیں نے کہا اے میرے سردار کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مَیں ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان سے میرا دل رنجیدہ ہو تو اس کو بھی وہی پہنچے جو اس چوہیا کو پہنچا۔ (بہجۃ الاسرار ص197)

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام
تندرست معدہ تندرست انسان
جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

حکیم مزمل حسین عارف
B.A F.T.J اسلامک سٹڈیز
0300-8160837
0345-4767985

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض‘ مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اَولادی، اَٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

کیا غوث اعظم کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں؟

ترتیب: زوجہ پیر طریقت پیر فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعات یوسفیہ پنجاب)

سوال: کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کسی غیر صحابی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب: اِس سوال کے جواب کے لئے اہم ترین ماخذ قرآن مجید ہے۔قرآنِ مجید سے رہنمائی کی ضرورت ہے۔ قرآنِ مجید میں کل چار آیات مبارکہ ہیں جن میں رضی اللہ عنہم کے کلمات آتے ہیں۔

سورۃ المائدۃ آیت نمبر 119۔

(1) قَالَ اللّٰہُ ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ ؕ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا۔اُن کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں' اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن سے راضی اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے راضی۔یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 100 میں ہے:

(2) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ''اور وہ سب سے اگلے' پہلے' مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن سے راضی اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے راضی۔اُن کے لئے باغات تیار رکھے گئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔

تفسیر احسن البیان میں ہے:

''اِس میں تین گروہوں کا ذکر ہے ایک مہاجرین کا جنہوں نے دین کی خاطر اللہ اور رسول کے حکم پر مکہ اور دیگر علاقوں سے ہجرت کی اور سب کچھ چھوڑ کر مدینہ آ گئے' دوسرے انصار جو مدینہ میں رہائش پذیر تھے اُنہوں نے ہر موقع پر رسول اللہ ﷺ کی مدد اور حفاظت فرمائی اور مدینہ آنے والے مہاجرین کی خوب پذیرائی اور تواضع کی اور اپنا سب کچھ اُن کی خدمت میں پیش کر دیا۔یہاں اِن دونوں گروہوں سابقون اور اَوّلون کا ذکر فرمایا ہے۔تیسری قسم وہ ہے جو اِن مہاجرین و انصار کے خلوص اور احسان کیساتھ پیروکار ہیں۔ اِس گروہ سے مراد بعض کے نزدیک اصطلاحی تابعین ہیں جنہوں نے حضور سیّد نا رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بعض نے اِسے عام رکھا ہے۔ یعنی قیامت تک جتنے بھی انصار اور مہاجرین سے محبت رکھنے والے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے مسلمان ہیں وہ اِس میں شامل ہیں۔ اِن میں اصطلاحی تابعین بھی آ جاتے ہیں۔(تفسیر احسن البیان من وعن حاشیہ نمبر 1 ص 501 چھاپہ سعودی عرب)

سورۃ المجادلۃ کی آیت نمبر 22 میں ہے:

(3) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ؕ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ''جو لوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور قیامت کے دن پر اِیمان رکھتے ہیں تم نہ پاؤ گے کہ وہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ (جل جلالہ) اور اُس کے رسول (ﷺ) سے مخالفت کی۔اگرچہ وہ اُن کے

باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں' یہ وہ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اِیمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی اور اُنہیں اُن باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں۔ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن سے راضی اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے راضی۔ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی ہی جماعت کامیاب ہے''۔

''رضی اللہ عنہم پر اُن کے ایمانِ خالص' یقینِ کامل اور عملِ صالح کا انعام ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن سے راضی ہے اور وہ بھی انعام واکرام پر راضی ہیں۔ یہ اعزاز واکرام اور یہ انعام وافضال ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈر کر اُس کے احکام کی اطاعت کریں اور اُس کے محرمات سے دُور رہیں۔ (جواہر القرآن از افادات حسین علی واں بچھروی ترتیب غلام اللہ خان)

سورۃ البینہ کی آیت نمبر 8 میں ہے:

(4) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۞ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۞ ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ کئے وہ تمام مخلوق میں بہترین ہیں اُن کا صلہ اُن کے رب کے پاس ہے' بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں۔ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ (عزوجل) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے''۔

اِس آیت میں بیان کردہ اعزاز (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ) اگرچہ خاص صحابہ کرام کے بارے میں نازل نہیں ہوا۔ تاہم وہ اِس کا مصداقِ اوّلین اور مصداقِ اتم ہیں۔ اِسی لیے اِس کے معنی مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے مذکورہ صفات سے متصف ہر مسلمان رضی اللہ عنہ کا مستحق بن سکتا ہے۔ (تفسیر احسن البیان ص1282 من وعن)

سورۃ الفتح کی آیت نمبر 18 میں ہے:

(5) لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۞ ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اُس پیڑ کے نیچے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کرتے تھے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے جانا جو اُن کے دِلوں میں ہے تو اُن پر اِطمینان اُتارا اور اُن کو جلد آنے والی فتح کا انعام عطا فرمایا''۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ نمبر 1 میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سچوں کا ذکر فرمایا ہے کہ سچوں کا سچ قیامت کے دن کام آئے گا۔ اُن کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ سچے لوگ جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اُن لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے ''رضی اللہ عنہم''۔ اِس سے معلوم ہوا ہر سچے ایمان والے کو ''رضی اللہ عنہ'' کہہ سکتے ہیں۔

یہاں اِس آیتِ مبارکہ میں ''رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمْ'' کا لفظ اگرچہ صحابہ کرام کے لئے خاص ہے۔ لیکن قیامت تک جتنے بھی سچ بولنے والے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے وہ بھی اِس آیت کی بشارت کے مصداق ہوں گے۔ یہ بالکل اِسی طرح ہے جیسے ہم سورۃ الفاتحہ شریف میں پڑھتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے التجا کرتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ کہ ''ہمیں سیدھی راہ چلا' اُن لوگوں کی راہ جن پر تیرا اِنعام ہوا''۔

''جن پر اِنعام ہوا'' وہ کون ہیں؟ وہ یہ مقبول ہستیاں ہیں:

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۞ (النسآ:69) ''جن پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے انعام فرمایا وہ ہیں' یعنی اَنبیاء کرام (علیہم السّلام) صدیقین' شہداء اور نیک لوگ۔ یہ

کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''۔ اَنبیاء کرام (علیہم السّلام) کا سلسلہ تو (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے پر ختم ہو چکا ہے لیکن صدیقین، شہداء اور صالحین قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اور صدیقوں، شہداء اور صالحین سے اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہے (رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ)

دوسری آیتِ مبارکہ میں السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ میں مہاجرین اور انصار ''رضی اللہ عنہم'' کا ذکر ہے اُن کے ساتھ ہی وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ یعنی ''اور وہ لوگ جو اُن کے پیرو ہوئے'' اُن کا ذکر ہوا ہے۔ اُن سے مراد باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں اور قیامت تک کے تمام مسلمان جو مہاجرین، انصار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اطاعت اور پیروی کرنے والے ہیں، مراد ہیں۔ ایسے لوگ کثیر تعداد میں اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اِس لئے وہ لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروکار ہیں اُن کو بھی ''رضی اللہ عنہ'' کہہ سکتے ہیں۔

تیسری آیتِ مبارکہ جو کہ سورۃ المجادلۃ کی آیت نمبر 22 ہے، میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے کہ مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ اُس کا دل نہ تو کفار کی طرف جھکتا ہے اور نہ ہی اُس کے دل میں اُن کی محبت ہوتی ہے (جیسی اِیمان والوں سے ہونی چاہئے) اگرچہ اُس کے ماں باپ، بہن بھائی، رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا دل، دشمنانِ پروردگار (عزوجل) اور دشمنانِ رسول کریم (ﷺ) کی محبت اپنے دل میں نہیں آنے دیتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں اِس کی جیتی جاگتی تفسیر ہیں۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ کو واصلِ جہنم کیا۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن عمیر کو بدر میں واصل جہنم کیا۔ اِس آیتِ مبارکہ سے ثابت ہوا جن کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِیمان نقش فرما دیا ہے اور اُنہیں اِیمان پر اِستقامت عطا فرما دی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سے راضی ہے خواہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں جو اِن اِرشادات کا اوّل مصداق ہیں یا اولیاء کرام اور بزرگانِ دین ہوں جو اپنے سینوں میں نورِ اِیمان رکھتے ہیں اُنہیں ''رضی اللہ عنہ'' کہہ سکتے ہیں۔

تمام دلائل اور باتوں کا جواب سورۃ البینہ میں مل جاتا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّةِ ۝ جَزَآءُ هُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَآ اَبَدًا ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اَعمال کئے وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رَبّ کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔

جو کلمہ پڑھنے والا، اِیمان والا اور اَعمال صالحہ کرنے والا ہے اُس کے لئے مذکورہ بالا انعام ہے اور وہ ایسا خوش نصیب ہے کہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ''اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سے راضی اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے راضی''۔

اِس آیتِ مبارکہ سے بھی معلوم ہوا، ہر ولی اور بزرگ کو ''رضی اللہ عنہ'' کہہ سکتے ہیں کیونکہ اِس آیت کے آخر میں ہے ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّهٗ ''یہ اِس لئے کہ جو اپنے ربّ سے ڈرے'' جس قدر اِیمان کامل اُسی قدر خوفِ الٰہی زیادہ۔ جس کے دل میں خوفِ الٰہی ہو وہ بہترین مخلوق ہے۔ اُس کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کہنا درست ہے چاہے صحابی رضی اللہ عنہ ہو یا تابعین یا ائمہ مجتہدین، صحیح العقیدہ متقی، پرہیزگار مفسرین اور بزرگانِ دین، رضی اللہ عنہم۔

جب مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ نازل ہو رہی تھیں اُس وقت خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی محبت کا فیض پانے والے جو لوگ موجود تھے وہ اوّلین حقدار ہیں کہ انہیں رضی اللہ عنہ کہا جائے۔ لیکن بعد میں پیدا ہونے والوں کے لئے نہ تو ''رضی اللہ عنہ'' کہنے کی پابندی ہے اور نہ ہی شریعت اِسلامیہ کے کسی قانون کی

خلاف ورزی ہے۔ اگرچہ عام طور پر جب کسی کو ''رضی اللہ عنہ'' کہا جاتا ہے' تو سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ اولیاء کرام کے لئے عام طور پر رحمہ اللہ تعالیٰ' علیہ الرحمۃ' قدس سرہ العزیز کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ لیکن کتاب الٰہی میں قیامت تک آنے والے اِیمان والوں کے لئے پیغامِ حیات اور ضابطۂ اَخلاق ہے۔ لٰہذا جو جو اِن شرائط کو پورا کرے وہ رضی اللہ عنہ کہلانے کا حقدار ہے۔ اِس لئے غیر صحابی کو بھی ''رضی اللہ عنہ'' کہنا صحیح ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ خود اَیسا فرماتا ہے تو ہمارے لئے قرآنِ مجید رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ آیاتِ قرآنیہ یہ بتاتی ہیں کہ جو صحابی نہ ہو اُس کو بھی رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں۔

بعض لوگ آئمہ دین اور بزرگوں کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کہنے پر جز بز ہوتے ہیں' اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اِمام بخاری جو نہ تو صحابی ہیں نہ ہی تابعی اُن کی کتاب ''الادب المفرد'' شائع کرنے والوں نے اُن کا نام لکھا ہے۔ الامام الحافظ محمد اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ (چھاپہ بیروت)۔ ابن قیم الجوزی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے ''جلاء الافہام'' (چھاپہ بیروت)۔ اِس کتاب کے صفحہ نمبر 32 پر موصوف نے اپنے استاد ابن تیمیہ صاحب کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ شیخ المحد ثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے ''اخبار الاخیار'' میں صفحہ نمبر 9 پر حضرت پیر پیراں شیخ سیّد عبد القادر جیلانی کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔

اللہ عزوجل ہم سب کو مدینہ منورہ میں دربارِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری بار بار نصیب فرمائے۔ وہاں ریاض الجنۃ کے بعد اصحابِ صُفّہ کے چبوترے کے قریب جو بڑا صحن بنا ہے جہاں چھتریاں لگی ہیں وہاں چار دیواری پر مختلف بزرگوں کے نام لکھے ہیں مثلاً حضرت نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ)' حضرت اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ' حضرت اِمام مالک رضی اللہ عنہ' حضرت اِمام شافعی رضی اللہ عنہ' حضرت اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ حالانکہ ان میں سے کوئی بھی صحابی نہیں۔

سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کو سلام

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

ماحول دوست
Keep your Environment Clean, Safe & Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

ختم گیارہویں شریف کیا ہے؟

ازقلم: زوجہ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (پرنسپل نگینہ دارِ اَرفع سکول سینئر کیمپس)

ختم گیارہویں شریف کے بارے میں جاننے کے لئے ضروری ہے کہ یہ جانا جائے لفظِ ختم کے کیا معانی ہیں؟ اِس لفظ کے اِستعمال کا آغاز کب ہوا؟ کس نے سب سے پہلے ختم کا لفظ اِرشاد فرمایا اور آج ختم شریف کا کیا مطلب لیا جاتا ہے۔

ختم کے معانی:

ختم عربی زبان کا لفظ ہے اور مذکر ہے۔ اِس کے معانی ہیں: اَخیر' اَنجام' اِنتہا' تمام' اِتمام یعنی پورا کرنا' تکمیل' اَنجام کو پہنچانا۔

اُردو لغت میں ختم کے معانی ہیں قرآن شریف کے مکمل ہونے کا نظام' فاتحہ' نذر و نیاز' ختم کرنا' تمام کرنا' انجام کو پہنچانا' فاتحہ دلوانا' قرآن مجید کا تمام کرنا' ختم ہونا' قرآن شریف کا پورا ہونا۔

عربی لغت اور محاورے کی رُو سے ختم کے معانی بند کرنے' کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے' آخر تک پہنچ جانے اور مُہر لگانے کے ہوتے ہیں۔

خَتَمَ العَمَلُ کے معنی ہیں **فَرَغَ مِنَ العَمَلِ** ''کام سے فارغ ہو گیا''۔

اسماعیل الجوہری الصحاح میں لکھتے ہیں: **خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ** ''اللہ (عزوجل) اُس کا خاتمہ بالخیر فرمائے''۔ **وَخَتَمْتُ الْقُرْآنَ بَلَغْتُ آخِرَہٗ** 1 ''یعنی میں نے قرآن مجید ختم کر لیا اور آخیر تک پہنچ گیا''۔ **خَتَمَ الشَّیْءَ بَلَغَ اٰخِرَہٗ** ''کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اُس کے آخر تک پہنچ جانا۔ اِسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں۔

ختم کا لفظ قرآن مجید اور خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی نورانی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا مبارک اور مقدس لفظ ہے جس کا قرآن مجید اور مختلف کتبِ اَحادیث مبارکہ میں ذکر آتا ہے۔

ختم قرآن مجید کے موقع پر دُعا:

اَحادیث مبارکہ کی عظیم اور معتبر کتاب مجمع الزوائد میں ایک باب باندھا گیا ہے **بَابُ الدُّعَآءِ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ** (ختم قرآن مجید کے موقع پر دُعا کا باب) اس باب میں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی دو خوبصورت اَحادیث مبارکہ تحریر کی گئی ہیں جن میں ختم القرآن کا ذکر ہے۔

(1) حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً فَرِیْضَۃً فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ وَّ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ 2 ''جو شخص فرض نماز پڑھتا ہے' اُس کی دُعا مستجاب ہوتی (مقبول بھی ہوتی) ہے اور جو کوئی ختم قرآن مجید کرتا ہے پس اُس کی دُعا (بھی مقبول یعنی) مستجاب ہوتی ہے''۔

(2) حضرت سیّدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

اِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ اَھْلَہٗ وَ وَلَدَہٗ فَدَعَا لَھُمْ 3 ''حضرت سیّدنا انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) جب قرآن مجید ختم فرماتے تو اپنے اہل و عیال اور اَولاد کو جمع فرماتے اور اُن کے لئے دُعا کرتے''۔

یہ دُنیا فانی ہے جو اس دُنیا میں پیدا ہوا ہے اُسے بالآخر اس دُنیا سے جانا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا اِرشادِ مبارک ہے ''دُنیا کوچ کر کے پیٹھ پھیر رہی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے'' بالآخر انسان نے **کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ** کی منزل طے کرنی ہے۔

1 الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیہ ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری جلد 5 ص 1908 فصل الخاء حدیث نمبر 11712۔ 2 مجمع الزوائد جلد 7 ص 172' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 18 ص 647۔ 3 جلاء الافہام ص 231' مجمع الزوائد جلد 7 ص 172۔

اِس دارِ فانی میں رہنے والے تمام لوگ اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن اِس دُنیا سے جانا ہے لیکن مرنے کے بعد حالات و معاملات میں لوگوں نے اِختلاف ڈال دیا ہے اس میں ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جو نہ آخرت کو مانتے ہیں نہ حساب وکتاب کو۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو آخرت کو تو مانتے ہیں لیکن فوت شدہ کے لئے دُعا و اِستغفار کو نہیں مانتے۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو آخرت کو بھی مانتے ہیں اور دُعا و اِستغفار کو بھی اور ایصالِ ثواب کو بھی' یہی لوگ دراصل طریقۂ اِسلام کو مانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ نمازِ جنازہ ہو یا صدقات و خیرات' ایصالِ ثواب ہو' دُعائیں ہوں یا اِستغفار ہو' یہ سب دینِ اِسلام میں ہیں اور ان سب چیزوں کا فائدہ صرف اور صرف اِیمان والوں کو ہوتا ہے۔ حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے فرامین مقدّسہ کی روشنی میں ان حقائق اور سچائیوں سے آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

ختم شریف:

نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں ثواب کا تحفہ پیش کرنے' بزرگانِ دین کو ثواب کا نذرانہ پیش کرنے اور وصال شدہ ایمان والوں' والدین یا دیگر لوگوں کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے مختلف ایام میں جو اہتمام کیا جاتا ہے اُس کے مختلف نام بیان کئے جاتے ہیں' مثلاً

میلاد النبی ﷺ کانفرنس' سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس' عرس مبارک' تیسرے' ساتویں' دسویں' پندرہویں' بیسویں' تیسویں یا چالیسویں کا ختم' قل شریف کا ختم' قرآن خوانی یا ختم قرآن شریف یا ختم بخاری شریف یا گیارہویں شریف وغیرہ۔ اِن تمام ناموں کے ساتھ جو اِہتمام ہوتا ہے اُس کا مقصد تحفہ یا نذرانہ پیش کرنا ہوتا ہے یا ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے لئے یا فلاں بزرگ کے لئے ختم شریف کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں اُنہیں ثواب کا تحفہ نذرانہ پیش کیا جائے یا یہ فلاں میّت کے لئے ہے۔ یہ نامزدگی پہچان کے لئے ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ اور کوئی نظریہ نہیں ہوتا۔ یہ نامزدگی اَیسی حقیقت ہے جس سے اِنکار یا جس کے خلاف حرام اور شرک کا فتویٰ محض فرقہ پرستی' قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ سے بے علمی کی دلیل ہے۔

ختم گیارہویں شریف کیا ہے؟

یہ ایک تاریخ ہے جس کا تعلق عظیم روحانی بزرگ شخصیت حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ انہیں عرفِ عام میں پیرِ پیراں اور غوثِ اعظم کہا جاتا ہے۔ گیارہویں شریف کی اَصل یہ ہے کہ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی جناب میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہر سال 11 ربیع الثانی کو ختم شریف دلوایا کرتے تھے۔ وہ نیاز اِتنی مقبول و مرغوب ہوئی کہ اِس کے بعد آپ ہر ماہ گیارہ تاریخ کو سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا ختم شریف دلانے لگے آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضرت غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف مشہور ہوگئی۔ آج کل لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک بھی گیارہ ربیع الثانی کو کرتے ہیں۔ 4

گیارہویں شریف ایک مستحب اور نیک عمل ہے۔ یہ موجودہ دَور کی ایجاد نہیں بلکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد اَسلاف کا قدیم سے طریقہ ہے اور صالحین کی پسندیدہ چیز پر عمل کرنے سے متعلق سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ گرامی موجود ہے: مَارَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ 5 یعنی ''جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ (جل جلالہ) کے نزدیک

4 وجیز القراط ص 83 ' از حضرت علامہ محمد بن حضرت ملاجیون علیہ الرحمہ۔ 5 موطا امام محمد ص 15 ' ردالمختار ص 518 ' لمعاتِ فارسی ص 21 ' بستان العارفین عربی جلد 9 ص 3 ' نصب الرایۃ للزیلعی جلد 2 ص 133 ' مستدرک حاکم جلد 3 ص 78۔

بھی اَچھی ہے''۔

گیارہویں شریف کے اِہتمام کی وجہ:

گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کے لئے ختم شریف کی غرض صرف اور صرف تحفہ بھیجنے کی ہوتی ہے اور تحفہ ہمیشہ اُس کو بھیجا جاتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے۔ اور جس سے محبت ہوگی' قیامت کے دن اُس کا ساتھ نصیب ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** 6 ''اِنسان اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے اُس کو محبت ہوگی''۔

چونکہ اَولیاءُ اللہ' اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں اِس لئے اُن سے اپنا تعلق محبت اور اِظہارِ وابستگی مختلف جائز اَنداز سے کیا جاتا ہے۔ اَیسی کئی مثالیں حدیث شریف میں موجود ہیں۔

فوت شدہ کے لئے دُعا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْا لَهٗ** 7 ''جب اِنسان مرجاتا ہے تو اُس کے اعمال کا سلسلہ کٹ جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (1) صدقہ جاریہ (دائمی خیرات یعنی ایسا عمل جس کا ثواب جاری رہتا ہے)' (2) اَیسا علم جس سے (لوگوں کو) نفع پہنچتا رہے اور (3) یا وہ نیک بچہ (اَولاد) جو اُس کے لئے (یعنی ماں باپ کے مرنے کے بعد) دُعا کرے''۔

مخلوق کے نام کنواں:

حضرت سیّدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں عرض کیا: **يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ** 8 ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم! حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) کی والدہ وصال کرگئی ہیں اُن کے لئے کون سا صدقہ اَفضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی۔ (حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ) نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ سعد (رضی اللہ عنہ) کی والدہ کے لئے ہے''۔

اِس حدیث شریف کی بعض روایات میں اِضافہ بھی ہے کہ اِس کے راوی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث شریف سناتے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا: **فَتِلْكَ سَقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ** ''مدینہ شریف میں سقایہ آلِ سعد کے نام سے جو سبیل ہے یہ دراَصل وہی ہے''۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے جو کنواں وقف کیا تھا وہی سقایہ آلِ سعد کے نام سے بھی مشہور تھا۔

اَب بھی خصوصاً اُن گرم خشک علاقوں میں جہاں پانی کم ہوتا ہے بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں۔ اکثر مسلمان ختم شریف میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی اور دودھ بھی رکھ لیتے ہیں۔

فوت شدہ کے لئے صدقہ وخیرات:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

6 ترمذی حدیث نمبر 2389' مشکوٰۃ حدیث نمبر 5008' بخاری حدیث نمبر 6169' ابوداؤد حدیث نمبر 5126' مسند احمد جلد 1 ص 392' مرقاۃ جلد 9 ص 213۔ 7 مسند احمد جلد 2 ص 372' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 6 ص 278' شرح السنۃ للبغوی جلد 1 ص 237' مشکل الآثار جلد 1 ص 95' ابوداؤد جلد 2 ص 42' مشکوٰۃ ص 32' مرآۃ جلد 1 ص 188' کنز العمال جلد 5 ص 952 حدیث نمبر 43655' ہفت روزہ الاعتصام (ترجمان غیر مقلدین) ص 21/202 جلد 23 شمارہ 12 اکتوبر 1980ء' المغنی لابن قدامہ جلد 3 ص 521۔ 8 مشکوٰۃ ص 169' ابوداؤد جلد 1 ص 243' نسائی جلد 2 ص 132' مرآۃ جلد 3 ص 104' تیسیر الباری جلد 4 ص 22 (اشارہ)' ہفت روزہ الاعتصام (ترجمان اہلحدیث غیر مقلدین) ص 14/230' (جلد 32 شمارہ 13-12' اکتوبر 24-17 1980ء)۔ 8 بخاری جلد 1 ص 180' الادب المفرد ص 9' فتح الباری جلد 3 ص 95' عمدۃ القاری جلد 4 جز 8 ص 221' تفہیم البخاری جلد 2 ص 444' مسلم جلد 2 ص 41' مشکوٰۃ ص 172' نسائی جز 2 ص 132' تیسیر الباری جلد 2 ص 335۔

سے روایت ہے' فرماتی ہیں: اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ 9

''ایک شخص (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری والدہ (صاحبہ) اچانک فوت ہوگئیں اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتیں تو کچھ خیرات کرتیں۔ اَب میں اگر اُن کی طرف سے کچھ خیرات کردوں تو کیا اُن کو اَجر وثواب سے نوازا جائے گا؟ فرمایا: ہاں!''۔

اِس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکلا کہ میت کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نام کا جانور ذبح کرنا:

فخرِ موجودات سرورِ کائنات اِمام الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصالِ مقدس کے بعد مولائے کائنات اِمام الاولیاء امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی دیتے تھے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدُ الْمَحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ اَمَرَنِي بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَلَا اَدَعُهُ اَبَدًا 10

''حضرت محمد بن عبید محاربی کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' وہ حضرت شریک رحمۃ اللہ علیہ سے' وہ حضرت ابی حسنا رحمۃ اللہ علیہ سے' وہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے' وہ حضرت حنش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا کرتے تھے۔ ایک دنبہ پہلے سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے اُس کے بعد دوسرا اپنی طرف سے ذبح فرماتے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے اِس کا سبب پوچھا تو مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے جواب اِرشاد فرمایا کہ مجھے اِس کا حکم (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' اِس لئے میں اسے کسی حال میں نہیں چھوڑ سکتا''۔

اِس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وصال شدہ بزرگانِ دین کے نام اور ماں باپ اور عزیز و اَقارب کے نام ایصالِ ثواب کی نیت سے ختم دلوانا' نیاز پکانا' قربانی کرنا' حج کرنا' صدقہ کرنا' سبیلیں لگانا سُنّت صحابہ کرام اور تصدیق اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ہے۔ اور گیارہویں شریف کتنا اچھا کام ہے کہ گیارہویں شریف کے پروگرام میں تلاوت قرآن مجید ہوتی ہے' نعتِ مصطفیٰ کریم ﷺ پڑھی جاتی ہے۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت سنائی جاتی ہے اور بزرگانِ دین اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے حالات سنائے جاتے ہیں۔ دُرود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے پھر حاضرین کو شیرینی وطعام پیش کیا جاتا ہے۔ یوں ایصالِ ثواب اور دُعا و اِستغفار کے ذریعے دین اِسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی ﷺ
دوست دار چہار یارم تابع اولاد علی رضی اللہ عنہ
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل علیہ السلام
خاکِ پائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زیر سایہ ہر ولی

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

9 ترمذی ابواب الاضاحی جلد 1 ص 275 حدیث نمبر 1495' ابوداؤد جلد 2 ص 29 حدیث نمبر 2790' مشکوٰۃ ص 128 حدیث نمبر 1492' مرقاۃ جلد 3 ص 514۔

بارات اور شادی بیاہ کے موقع پر شیطانی حرکات

از: فتاویٰ رضویہ شریف

سوال 1: جس بارات یا دعوت میں منکرات یعنی خلافِ شرع حرکات ناچ گانا باجہ وغیرہ ہوں تو اُس میں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: اگر یہ شخص جانتا ہے کہ میری خاطر اُن لوگوں کو اَیسی عزیز ہے کہ بحالتِ منکراتِ شرعیہ میں شرکت سے اِنکار کروں گا تو وہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہیں کریں گے تو اُس پر واجب ہے کہ منکرات (یعنی غیر شرعی حرکات) کے ترک کے بغیر شریک نہ ہو۔ (یعنی وہ شرکت پر قید لگا دے کہ اگر غیر شرعی حرکات مثل ناچ گانا باجہ وغیرہ ہوگا تو میں شریک نہیں ہوں گا' اگر اِن باتوں سے پرہیز کیا جائے تو میں شریک ہوں گا)۔ اگر جانتا ہے کہ میری عزّت اور عظمت اُن کی نگاہوں میں اَیسی ہے کہ میں ساتھ رہوں گا تو وہ غیر شرعی حرکات نہ کرسکیں گے تو اُس پر واجب وموجبِ ثوابِ عظیم ہے کہ شریک ہو۔ اگر بارات والا حیلے بہانہ سے لے کر جانا چاہتا ہے مگر جہاں جائے گا وہاں منکراتِ شرعیہ ہوں گے تو ہرگز نہ جائے اور اگر واقعی اَیسا ہی ہے کہ نفسِ دعوت' منکرات سے خالی ہوگی۔ اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغولِ گناہ ہوں گے تو شرکت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ غایت یہ کہ میزبان گنہگار ہے پھر شرعاً گنہگار کی دعوت بھی دعوت ہے جبکہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو۔ مگر عالم اگر جانے کہ میری اِتنی شرکت پر بھی عوام مجھے طعنے دیں گے تو نہ جائے کہ مواقع تہمت سے بچنا چاہیے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت ممنوع ہے (یعنی غیبت کے دروازے کھولنا منع ہے) اور جو اَیسی محافل میں نہ جانے کا عہد کرلیں وہ خلافِ عہد نہ کریں کہ خلافِ عہد معیوب ہے)۔ [1]

سوال نمبر 2: شادی کے دِن لوگ طرح طرح کا تماشہ کرتے ہیں یعنی آتش بازی' بندوق وگانا بجانا اور لکڑی پھینکنا وغیرہ۔ یہ سب سامان تماشہ کرتے ہوئے دُلہن کے گھر جاتے ہیں۔ یہ سب اُمور مذکورہ بحسبِ شرع' شریعت کے جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: لکڑی پھینکنا' بندوقیں چھوڑنا اور اِس قسم کے سب کھیل جائز ہیں جبکہ اپنی اور دوسرے حضرات کی مضرت کا اَندیشہ نہ ہو اور اِن سے مقصود کوئی غرض محمود یعنی فن سپہ گری کی مہارت ہو۔ مجرد لہو ولعب اگر صرف کھیل کود مقصود ہو تو مکروہ۔ آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اِس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ قرآنِ مجید میں اَیسے لوگوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا o اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا o (بنی اسرائیل:27) ''بے شک فضول اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے''۔

خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَرِهَ لَكُمْ ثَلٰثًا قِيْلَ وَقَالَ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةُ السُّوَالِ [2] ''اللہ (عزوجل) تین کاموں سے ناخوش ہوتا ہے (1) بے فائدہ باتیں کرنے' (2) بہت زیادہ (فضول) سوال کرنے سے اور (3) مال کے تباہ کرنے سے (جیسے پتنگ بازی اور آتش بازی وغیرہ سے)''۔

مختصراً اِسی طرح یہ گانے باجے کہ جن بلاد میں معمول اور رائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں خصوصاً وہ ناپاک ملعون رسم کہ بے تمیز' احمق' جاہلوں نے شیاطین ہنود' ملاعین بے بہبود سے سیکھی۔ یعنی فحش گالیوں کے گیت گانا اور مجلس کے حاضرین اور حاضرات کو لچھے دار سنانا' سمدھیانہ (سسرال) کی پاک دامن عفیف عورتوں کو اَلفاظ بدکاری سے تعبیر کرنا کرانا خصوصاً اِس ملعون بے رسم کا مجمع

[1] فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص 33۔ [2] مسلم جلد 2 ص 75' مسند احمد جلد 4 ص 236' درمنثور جلد 1 ص 363' مشکل الآثار جلد 4 ص 234' تفسیر طبری جلد 3 ص 66 (ادارہ)۔

زناں میں ہونا۔ اُن کا اِس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا' قہقہے دوڑانا اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بد لحاظ' بے حیا بنانا' بے غیرت' خبیث' بے حمیت مردوں کا اِس شوہدا پن کو جائز رکھنا' کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچ ایک آدھ بار جھڑک دینا' مگر بند وبست قطعی نہ کرنا' یہ شنیع (بد) گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی اُترتی ہیں۔ اُس کے کرنے والے' اُس پر راضی ہونے والے' اور اپنے یہاں اِس کا اِنسداد نہ کرنے والے' سب فاسق و فاجر مرتکبِ کبائر' مستحقِ غضبِ جبار و عذابِ نار ہیں۔ (العیاذ باللہ) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ مسلمانوں کو ہدایت بخشے جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں' مسلمانوں پر لازم ہے کہ اُس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اِس قسم کی باتیں شروع ہوں اور اُن لوگوں کا اِرادہ معلوم ہو تو سب مسلمانوں مردوں عورتوں پر لازم ہے کہ فوراً اُسی وقت اُٹھ جائیں اور اپنی جورو' بیٹی' ماں' بہن کو گالیاں نہ دلوائیں' فحش نہ سنوائیں ورنہ یہ بھی اُن ناپاکیوں میں شریک ہوں گے اور غضب الٰہی سے حصّہ لیں گے۔ **وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** ہرگز اِس معاملہ میں حقیقی بہن بھائیوں بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت و مروت روانہ رکھیں۔ **لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى** ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت نہیں'' ہاں شرع مطہر میں شادی میں بغرض اِعلانِ نکاح صرف دَف کی اِجازت دی ہے جبکہ مقصودِ شرع سے تجاوز نہ کرے۔ لہٰذا مکروہ و تحصیلِ لذتِ شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ لہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ (دَف) قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ تال سم کی رعایت نہ ہو' نہ اِس میں جھانج ہو کہ وہ خواہی ونخواہی مطرب و ناجائز ہیں۔ پھر اِس کا بجانا مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے لئے مناسب بلکہ نابالغ چھوٹی چھوٹی بچیاں بجائیں اور اگر اِس کے ساتھ سیدھے سادھے اَشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اَصلاً نہ فحش ہو نہ کوئی بے حیائی کا ذکر نہ فسق و فجور کی باتیں نہ مجمع زناں میں عشقیات کے چرچے' نہ نامحرم مردوں کو عورتوں کے نغمہ کی آواز پہنچے غرض ہر طرح منکراتِ شرعیہ و مظانِ فتنہ سے پاک ہوں تو اِس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے اَنصار کرام رضی اللہ عنہم کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ **اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ ○** ''ہم تمہارے پاس آئے' ہم تمہارے پاس آئے' اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمہیں بھی زندہ رکھے''۔

اِس قسم کے پاک وصاف مضمون ہوں اَصل حکم میں تو اِس قدر کی رخصت ہے مگر حالِ زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہاں حال خصوصاً زنانِ زماں سے کسی طرح اُمید نہیں کہ اُنہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے گی اِس کے پابند رہیں اور حدِ مکروہ و ممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہٰذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کر دیا جائے نہ اُنگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گی نہ آگے پاؤں پھیلائیں گی۔ [3]

صفحہ نمبر 25 کا بقیہ

اِستدراج اور کرامت میں فرق:

مولانا نورالدین جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر خلافِ عادت ایک لاکھ اَفعال بھی ظاہر ہوں جب تک ان کا ظاہر شریعت کے اَحکام کے موافق نہ ہو اور باطن طریقت کے آداب کے مطابق نہ ہو وہ سب اِستدراج ہوگا ولایت و کرامت نہیں۔ [14]

نوٹ: ولایت و کرامت اور ولی کے اوصاف و خصوصیات معلوم کرنے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

(1) کشف المحجوب شریف۔ (2) عوارف المعارف (3) تذکرۃ الاولیاء۔ (4) یوسف مصرِ محبت جلد 2-1' (5) غنیۃ الطالبین۔ (6) احیاء العلوم۔

واللہ اعلم بالصواب

---

[3] فتاویٰ رضویہ جلد 10 نصف اوّل ص 77۔ [14] بہار شریعت حصہ 1 ص 38' تفسیر تبیان القرآن غلام رسول سعیدی زیر آیت سورہ الاعراف 101' نفحات الانس از مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ص 19' لطائف اشرفیہ ص 126۔

اظہارِ خیال تجرید صحاح ستہ

ازقلم: پیر طریقت، رہبر شریعت، پیر بشر احمد یوسفی زید شرفہٗ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ چائنہ سکیم لاہور) سرپرست نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کا شکر ہے اُس نے ہمیں شرف بخشا، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اُمّت ہونے کا اور ہمارے واسطے ہدایت کے لئے قرآن عظیم بطورِ معجزہ بھی عطا فرمایا اور کلام عظیم کے فہم و ادراک کے لئے خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو معانی کی وضاحت اور اُس کا بیان عظیم عطا فرمایا۔

شروع اِسلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے علم دین حاصل کرنے والوں کو عزتوں کے تاج دُنیا میں بھی عطا فرمائے اور قیامت کے دن عالم دین کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے زیادہ ہوگی۔ اور عالم کمالِ مراتب کا حق دار ہوگا۔

علمائے کرام اس کوشش میں رہے کہ ہر آنے والے دن میں عوام الناس کے سامنے اِسلام کیسے پیش کیا جائے کہ اُن کو مطولات میں مغز ماری سے بچا کر اِسلام اُن کے سامنے اِس انداز میں رکھا جائے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اُس کو پڑھ کر اُس پر عمل کریں اور دُنیا اور آخرت سنواریں۔

صحاح ستہ کتب حدیث کی عظیم چھ کتابیں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کے مجموعہ کا نام ہے جن میں سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اَحادیث مبارکہ کو جمع کیا گیا لیکن اُن چھ کتابوں میں بہت سی اَحادیثِ مبارکہ اَیسی ہیں جو سب کتابوں میں مذکور ہیں، صرف اِتنا ہی نہیں بلکہ ہر کتاب میں بھی مکررات موجود ہیں جیسا کہ صرف بخاری شریف میں ہی ایک حدیث شریف کو سولہ مرتبہ بھی ذکر کیا گیا ہے اور بہت سی اَحادیث مبارکہ اَیسی بھی ہیں جو کہ سب کتابوں میں موجود ہیں لہٰذا ضرورت تھی ایک اَیسی کاوش کی جو اِن مکررات سے خالی کر کے صحاح ستہ کو اکٹھا کرے اور قاری کو ہر حدیث شریف پڑھتے ہوئے اِک نئے مضمون سے شناسائی ہو اور اِک نئی دین کے متعلق معلومات حاصل ہو۔ اور ویسے بھی فطرت کا تقاضا ہے: **كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ** ’’ہر نئی چیز اچھی لگتی ہے‘‘۔

مؤلفین کرام! حضرت علامہ مولانا مفتی ڈاکٹر محمد کریم خان، حضرت علامہ مولانا محمد بلال طارق، حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار، حضرت علامہ مولانا محمد افضل نعیمی، حضرت علامہ مولانا محمد عثمان دامت برکاتہم نے موجودہ دور کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نہایت عرق ریزی سے صحاح ستہ کی جو تجرید کی ہے۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ اللہ عزوجل مؤلفین کی اس سعی جمیل کو اپنی بلند بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس مجموعہ سے پورے عالم کو سیراب فرمائے اور تشنگانِ علم کی پیاس بجھا کر دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور خصوصی طور پر اس کا اہتمام کرنے پر اللہ عزوجل کشتہ رضویت حضرت علامہ مولانا محمد نعیم طاہر رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

ھفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب

جامع مسجد نگینہ 977-A، بلاک بی III، گجرپورہ سکیم لاہور

میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اِسلام اور عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضان نظر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا **منیر احمد یوسفی** رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

برائے طلباء و طالبات

جامعہ یوسفیہ پنجاب (رجسٹرڈ)

تمام برانچوں میں داخلہ جاری ہے

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیّرِ اوجِ شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنا فی الرسول المعروف پکے ٹھکے صوفی

منیرِ اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

شعبہ جات

ناظرۃ القرآن

حفظ القرآن

ترجمہ و تفسیر القرآن

تجوید و قرآۃ

درس نظامی

قرآۃ سبعہ

علوم اسلامیہ کے ساتھ جدید علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں

میٹرک | ایف اے | بی اے | ایم اے

ناظمِ اعلیٰ

خادمِ دینِ اسلام مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی ایم فل

(ناظم اعلیٰ جامعہ یوسفیہ)

مینیجنگ ایڈیٹر

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ والا شان بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور

طلباء و طالبات کیلئے ہوسٹل کی سہولت موجود ہے

طلباء کے داخلہ کے لئے رابطہ

0321-8868693,0300-4274936

طالبات کے داخلہ کے لئے رابطہ

0313-3333777,0321-4649886

زیرِ انتظام

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

Ph: 042-36880027-28,37330060

خواہشمند طلباء و طالبات دفتر سے جلد رابطہ کریں

NEW WAY ACADEMY

اَلصّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

Chief Executive
M. Nadeem
B.Sc, M.A (Eco)
0301-4309773

OFFERING

Pre-Classes, 9th, 10th
O-Levels, F.A, F.Sc, B.A,
B.Sc, B.Com, M.A (Eco)
M.A (English)
Special Computer Courses

10-Sher Shah Road,
Near Tokey Wala Chowk,
Shad Bagh, Lahore.